

كُلُّ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا
يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْبَأْبِ

قرآن سے میرا انتخاب



عظمت جاوید

میرے بہترین مددگار و معاون
بہت عزیز اساتذہ کرام جن کے
بغیر میں اس چھوٹی سی کاوش میں
پورا اتر ناہیں سمجھتی تھی یہ انہی کی
محنت کی بدولت ہے کہ میں کچھ
سیکھ پائی۔



عظیم جاوید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدُ خَلْقِهِ وَرِضْيَ نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَهُ

کلماتِ

پاک ہے اللہ سمیت اسکی تعریف کے، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اسکے عرش کے وزن کے بقدر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

اللَّهُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًاً وَ ارْزُقْنَا إِتْبَاً عَهُ وَ أَرِنَا الْبَاطِلَ

بَا طِلَالًا وَ ارْزُقْنَا إِجْتِنَانَ بَهِ

اے اللہ ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اسکو قبول کرنے کی توفیق عطا فرم۔

ہمیں باطل کو باطل ہی دکھا اور اس باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرم۔

اللَّهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِيْ وَ آعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

اے اللہ مجھے میری سمجھ بوجھا الہام کر دے۔ اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچا۔

اللَّهُمَّ وَفَقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضِي

اے اللہ ہمیں ہر اس کام کی توفیق عطا فرم اجوچھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہوتا ہے۔

دیباچہ index

- ۱) اس کتاب میں ۵ قرآنی آیات کے سیٹ ہیں ۔
- ۲) کچھ منتخب بہترین صحیح احادیث جو قبل غور و فکر اور عمل ہیں ۔
- ۳) اور کچھ پسندیدہ دعائیں ہیں جن کو زندگی میں کبھی نہیں بھولنا بلکہ ہر وقت مانگنا ہیں ۔
- ۴) ہر آیات کے سیٹ کے آخر میں کچھ عمل کی باتیں ہیں ۔ اور آج کے بعد کرنا کیا ہے ۔
- ۵) قرآن کی اصطلاحات جاننے کے لئے کچھ قرآنی اصطلاحات ہیں جن کو ہمیشہ یاد رکھنا اور شیر کرنا ہے ۔

اللہ سجاد و تعالیٰ سے صدقِ دل سے دعا ہے کہ اللہ اس ٹوٹی پھوٹی کوشش کو قبول فرمائے ۔
 اسکی خیر و برکت دُنیا و آخرت میں عطا فرمادیں ۔ مجھے میری نسلوں ۔ میرے والدین و
 اساتذہ کرام ۔ میرے دوست احباب ۔ اور سب مسلمانوں کو قبر کے عذاب اور دوزخ کی
 آگ سے بچالیں ۔ اللہ ہمیں اپنی محبت عطا فرمادیں ۔ اور اپنا دیدار اور اپنی رضامندی اور
 اپنی ملاقات کا شوق بڑھادیں ۔ اس کا رخیر میں جس جس کا حصہ ہے تو اسے اس کا اجر اپنی
 وسعتِ رحمت سے عطا فرمایا ذو لجلال والا کرام ۔ یا حُی یا قیوم ۔ یا ارحم
 الراحمین تو قبول فرمائے ۔ آمین الی آمین ۔

تیری عاجز بندی

عظیٰ جاوید

(تعارف)

چند جملے کتاب کے بارے میں !
 نزول قرآن سے لے کر آج تک بہت سے انسان ایسے گزرے ہیں جن کو اللہ
 نے اس کتاب کی خدمت کے لئے چنان اور انہوں نے اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کر
 دیں۔

قرآن کا پہلی بار مطالعہ ایک انسان کو وحی کے پانی سے ترکرتا ہے۔ دل کی زمین نرم کرتا ہے۔ اس
 مٹی میں شمع پڑتا ہے۔ جس طرح شمع کو پروان چڑھنے کے لئے باقی ماحول کی ضرورت ہوتی
 ہے اسی طرح انسانی دل کو بھی مزید روشنی اور نور پھیلانے کے لئے اس وحی کے پانی کی
 ضرورت ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ پھر یہ سفر خوبصورت زندگی کا سفر بنتا ہے اور پھر یہ کتاب
 ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ۔ آخرت کی تیاری۔ اپنے رب کی محبت و پیچان اور رسول ﷺ
 کی اطاعت کی زندگی بر کرنا سکھاتا ہے۔

اس کتاب کا مقصد۔ ہم نے جو سیکھا اس کو اپنے عمل میں کیسے لے کر آئیں۔ ایسا کیوں ہوتا
 ہے کہ بہت سی باتیں ہم سیکھتے ہیں، لیکن ساتھ ہی ہم بھول بھی جاتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ
 ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی خاص موقع پر۔ خاص جگہ پر، کچھ خاص بات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد
 رہ جاتی ہے اور دل میں چپک جاتی ہے اور عمل میں ڈھلن جاتی ہے۔

یہ چھوٹی سی کوشش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ایک چھوٹا سا معمولی ساتھ ان بہنوں کے
 نام جو پہلی بار قرآن کا سفر کرتی ہیں اور ٹوٹے دلوں کے ساتھ عملی کام کرنے کے لئے کچھ

باتوں کو یاد رکھنا چاہتی ہیں اور ایک داعیہ بن کر قرآن کی روشنی پھیلانے کے لئے ہمہ وقت کوشش رہتی ہیں۔

بہترین دعاؤں میں سے منتخب دعا ہراس داعی کے لئے جو اللہ کی محبت میں اللہ کی بات آگے پہنچائے:

اے اللہ مجھے نیکی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرماء، وہ اسباب مہیا فرمائ کہ نیکی کرنا آسان ہو جائے۔ آمین

آج کے بعد

وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدِيهِ أَحْسَانًا طَ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَ وَضَعَتْهُ كُرْهًا طَ وَ حَمَلَهُ وَ فِصَالَهُ ثَلَاثَ تَوْنَ شَهْرًا طَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشْدَهُ وَ بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنَّ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلَى وَالِدَيَ وَ أَنَّ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضُهُ وَ أَصْلِحُ لِي فِي ذُرِّيَّتِي طَ حِلْقَانِي تُبْثِ إِلَيْكَ وَ أَنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۱۵)

ترجمہ: ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیپٹ میں رکھا۔ اور مشقت اٹھا کر، ہی اُسے پیدا کیا۔ اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تمیں مہینے لگ گئے یہاں تک کہ جب وہ اپنی طاقت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر مجھے سکھ چیزیں عطا فرم۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور پیشک میں مسلمانوں (فرمان بندوں) میں سے ہوں۔

آیت کے اگلے حصے میں اللہ سبحان و تعالیٰ نے خود ہی بتادیا کہ جو یہ دعا میں مانگتے ہیں۔ ہم ان کے اچھے اچھے کاموں کو قبول کر لیں گے جو یہ توفیق مانگتے ہیں ہم ان کے اعمال کی قبولیت فرمائیں گے۔ اور ہم ان کی غلطیوں کو بھی معاف فرمادیں گے۔ اور وہ جنت والوں میں

شامل ہوں گے۔ یہ اللہ کا سچا پکا وعدہ ہے۔ جو وہ وعدے دیئے جاتے تھے۔ (اللہ سے بڑھ کر وعدے کوں پورے کرتا ہے)

اس دعا کو اپنا بہترین ساتھ بنا لجئے اور اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اس دعا کو پڑھئے کیونکہ یہ بہترین دعاؤں میں سے ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ شُكْرُ لِلَّهِ
وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَا لِهُدَىٰ فَقَوْمٌ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِي لَوْلَا أَنْ هَذَا
اللَّهُ جَلَّ جَاءَتْ رُسُلُنَا بِالْحَقِّ طَوْبًا آنِ تَلْكُمُ الْجَنَّةُ أُولَئِنَّمُوْهَا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۳۳)

اور وہ کہیں گے تعریف اللہ ہی کی ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا۔ ہم خود را ہند پاسکتے تھے اگر اللہ ہماری راہنمائی نہ کرتا۔ ہمارے رب کے بھیجے رسول واقعی حق ہی لے کر آئے تھے، اس وقت ندا آئے گی کہ یہ جنت جسکے تم وارث بنائے گئے ہو تو ہمارے ان اعمال کے بد لے میں ملی ہے جو تم عمل کیا کرتے تھے۔

قرآن بار بار اللہ کی بے حساب لا تعداد نعمتیں یاد لاتا ہے۔ طرح طرح سے اسکے بے حساب احسانات کی طرف متوجہ کرتا ہے اور انسانی فطرت کو چھپھوڑ کر جذبہ شکر کو ابھارتا ہے۔ اس لئے خیر مزید برہشتی ہے جذبہ شکر سے۔

یا رَبِّی لَکَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالٍ وَجْهٍكَ وَ عَظِيمٍ سُلْطَانِكَ .
(یا رب تمام تعریف صرف تیرے لئے ہے جیسا کہ تیرے چہرے کے جلال کے لا اُنق ہے اور جیسا کہ تیری عظیم سلطنت کے لا اُنق ہے۔)

تمام تعریف اللہ سبحان و تعالیٰ کی ہے۔ جس نے ہمیں انسان بنایا، ہمیں مسلمان بنایا، ہمیں قرآن سکھایا، اور دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائی۔

تعریف صرف تیری ہی ہے کہ تو نے ہمیں ایمان کی نعمت عطا کی۔ شکر صرف تیرے لئے کہ تو نے ہمیں اسلام کی نعمت دی۔ اور تیرا ہی شکر تو نے ہمیں قرآن کی نعمت دی۔
یارب تیرے ہی لئے بہت زیادہ تعریف، بہت زیادہ شکرگزاری ہر اس نعمت پر جو تو نے ہمیں عطا کی۔

یارب تیرا ہی شکر کہ تو نے یہ زندگی عطا کی۔ ہماری زندگی اور موت تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ ساری قوتوں کا مالک تو ہی ہے۔ سارے خزانے تیرے اختیار میں ہیں۔

یارب تیرا ہی شکر ہے، اور بہت زیادہ تیری ہی تعریف و بزرگی ہے کہ تو نے ایک ذرے (مجھ کو) کو طاقت بخشی۔ تو نے ایک (نقطے) کو قوت دی۔ یارب العالمین۔ تیرے ہی پاس ہمیں لوٹ کرو اپس آنا ہے۔ ہم پر تیرا ہی حق سب سے ذیادہ ہے۔ یارب تو ہم سے کام لے لے۔ یارب ہمیں ضائع ہونے سے بچا لے۔ یارب ہماری کمی کوتا ہیوں کو اپنی وسعتِ رحمت سے بچش دے۔ یارب ضائع ہونے والے اعمال سے بچا لے۔ یارب ہمیں اپنی معرفت۔ اپنی محبت۔ اپنی پہچان۔ اپنی قدر کرنا سکھا دے۔ یارب ہمیں آخرت کی رسائیوں اور فتنوں سے تو بچا لے۔ یارب ہمارے عیوب چھپا لے۔ ہمیں اسابقوں اولوں میں شامل کر لے۔ یارب ہمیں اپنی رحمت سے قبر و دوذخ کے عذاب سے بچا لے۔
یارب ہمیں قرآن کا نور پھیلانے والا اور اس پر جمنے والا بنا دے۔ یارب العالمین، ہمیں باطل فرقوں اور باطل عقیدوں سے بچا لے۔ ہر وہ کام ہم سے کرو جس سے تو راضی ہو۔ یا رب اپنی وسعت و رحمت سے ہر گناہ سے ہم کو بچا لے اور آخرت میں اپنی رضامندی اور

اپنی محبت، اپنا قرب، اور اپنا دیدار کروانے والا بنا دے۔ اے اللہ تو ہم سے راضی ہو جا۔
اللہ ہمیں تقویٰ عطا فرمادے۔ اور نبی ﷺ کی اطاعت والا بنا دے آمین ثم آمین۔

مَا يَفْعُلُ اللَّهُ بِعْدَ إِيمَكُمْ إِنْ شَكُرْتُمْ وَأَمْنُتُمْ

(اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تم کو عذاب دے اگر تم شکر گزار اور ایمان والے ہو)

یہاں ایمان سے پہلے شکر کا ذکر ہے اس لئے کہ ایمان والے ہی دراصل وہی خوش نصیب بندے ہیں جو اللہ کے شکر گزار ہیں اور اسی کی بدولت وہ ایمان پر قائم رہتے ہیں اور آگے بڑھتے ہوئے ایمان و اخلاق کی منزلیں طے کرتے ہیں۔

فَذَجَاءَتُكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آن پہنچی ہے

اس میں تمہارے دلوں کا علاج ہے (یونس ۵۸)

اس کتاب میں جو خیر، خوبی، حسن ہے وہ اللہ کا خاص احسان اور فضل ہے اور خامیاں اور غلطیاں ہماری غفلت اور کوتاہی کا نتیجہ ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس میں ہر خیر و خوبی کو قبول فرمائیں اور کہ ہر کسی اور کوتاہی کو معاف فرمادے۔ اور اس کو بہترین عمل بنائیں کہ ہماری نسلوں تک پہنچا دے۔ ہمارے والدین اور اساتذہ کو صحت۔ ایمان۔ خیر۔ کی بہترین زندگی اور آخرت میں جنت کے محل اور سونے کا تاج پہننا۔ اور دنیا کے کوئے کوئے میں حق کا پیغام پھیلانے والے اور انسانیت کو قرآن کی روشنی سے منور کروانے والا بنا۔

اس کا رخیر کو تو اپنی رحمت سے خیر و کامیابی والا بنا اور قبول فرمایا۔ آمین۔

کچھ بات تہیم آیت کے بارے میں theme ayet

هَل يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط (زمر ۹)

(کیا علم والے (جاننے والے) اور علم (نہ جاننے) والے برابر ہو سکتے ہیں)

اس کتاب کی منتخب تہیم آیت سورہ زمر آیت ۹ ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ آیت ہی کیوں ۔۔۔۔۔

تو اس کا جواب ہمیں خود ملتا ہے۔

ہم برابر نہیں ہو سکتے فرق کہاں آتا ہے؟ علم کے ہونے یا نہ ہونے سے، جاننے یا نہ جاننے سے۔

۱) علم حاصل کرنے کے بعد جو پہلا فرق آتا ہے وہ ہے عمل کافر۔

۲) علم والے علم کے لئے قربانی دینا سکھتے ہیں۔

۳) عمل کے راستے آسان کرتا ہے۔

۴) جب اللہ کے بارے میں انسان جانتا ہے تو ہی اللہ کی قدر بڑھتی ہے۔ اور اللہ سے محبت بھی اللہ کو پہچان ہی کر رہتی ہے (اور یہ علم کے بعد آتا ہے)

۵) علم کو دعوت دیتا ہے۔ علم ہی عمل کی بنیاد بنتا ہے۔ اور عمل آسان ہو جاتا ہے۔

امید ہے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد عمل آسان لگے گا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو شرف قبولیت عطا فرم آمین۔

اب کرنا کیا ہے ----- آج کے بعد !!!!
 اس کتاب پر کا مقصد بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے تمام ان ہننوں کے لئے جو قرآن کے سفر سے کم از کم ایک مرتبہ گزر چکی ہیں۔

ایسا کیوں ہوتا ہے ---- کہ ہمارا دل اللہ کے لئے ترپتا ہے لیکن ہمارا ایمان نہیں بڑھتا۔
 ایسا کیوں ہوتا ہے ---- کہ ہم بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن کرنے میں پاتے۔
 ایسا کیوں ہوتا ہے ---- کہ ہم زبان کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں مگر کرنے میں پاتے۔
 ایسا کیوں ہوتا ہے ---- کہ ہمیں آخرت کا خوف بھی ہے لیکن ہم گناہ نہیں چھوڑتے۔
 ایسا کیوں ہوتا ہے ---- کہ ہم اطاعت نبی ﷺ کرنا چاہتے ہیں مگر سمعت نہیں اپناتے۔
 کچھ رُکاوٹیں ہیں ---- کچھ اسباب ہیں لیکن ---- کچھ علاج بھی ہیں۔

قرآن سے میرا انتخاب (1st set)

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط (زمر ۹)

علم والے اور علم کیا برابر ہو سکتے ہیں۔

سُورَةُ الْحَسْرٍ (۲۳.۱۱۸)

يَأَيُّهَا الَّذِينَ أَمْنَوْا أَنَّقُوا اللَّهَ وَلُسْطُرُ نَفْسٌ مَا قَدَّمْتُ لِغَدِّي وَأَنَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ

اللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۸) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَإِنَّهُمْ

أَنفُسَهُمْ ط أُولَئِكَ هُمُ الْفَسِقُونَ (۱۹) لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ

الْجَنَّةِ ط أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائزُونَ (۲۰) لَوْ أَنَّزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ

لَرَأَيْتَهُ خَاسِحًا مُتَصَدِّعًا مِنْ حَشْيَةِ اللَّهِ ط وَتَلُكَ الْأَمْتَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ

لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (۲۱) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ط عِلْمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ط

هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (۲۲) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ط الْمَلِكُ الْقَدُوسُ

السَّلَمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَمَّمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْلَنَ اللَّهِ عَمَّا

يُشْرِكُونَ (۲۳) هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِيُّ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ط

يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَوْلَهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۲۶)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہا اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل قیامت کے لئے اس نے اعمال کا کیا ذخیرہ رکھ چھوڑا ہے۔ اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جنہوں نے اللہ کے احکامات کو بھلا دیا۔ تو اللہ نے بھی ان کو ایسا کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو ہی بھول گئے۔ اور ایسے ہی لوگ نافرمان فاسق ہوتے ہیں۔ اہل نار اور اہل جہنم دونوں برابر نہیں۔ جو اہل جنت ہیں وہی کامیاب ہیں (اور جو اہل نار ہیں وہ ناکام ہیں)

مشکل الفاظ کے معنی

غَدْ: آنے والا کل۔ اصل میں غذہ ہے آخر کی واگر گئی۔ یہاں اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

خَائِشَعًا (اعصار کے ساتھ جھکنا) اسکا روٹ خش ع ہے، خشوع کے معنی کسی سے دب کے اس کے سامنے سر جھکانا۔

مُنَصَّدِّعُ: پھٹ جانا اس طرح کہ لکڑے الگ الگ نہ ہوں تفیریز: کتنا خوبصورت حکیمانہ انداز ہے۔ انسان کو بتایا گیا کہ اس دنیا میں وہ سخت نادان ہے۔ جو آج کے لظف ولذت کے لئے سب کچھ لانا پیٹھے ہیں وہ آج نہیں سوچتا کل اس

کے پاس کھانے کو روٹی ہوگی؟ سرچھپانے کی جگہ ہوگی؟ ایسا شخص اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار رہا ہے۔ اپنی دنیا بنانے کی فکر میں اتنا مگن ہے کہ اپنی ہی آخرت بھول چکا۔ حالانکہ آخرت بالکل ٹھیک اسی طرح آئی ہے جیسے کل کا دن آنا ہے۔ اور وہاں وہ کچھ نہیں پاس کا اگر اس نے اس دنیا کے لئے کچھ نہیں رکھا۔

ایک اور انداز۔۔۔۔۔ کہ ہر انسان کو اس کا اپنا مُحْتَسب بنا دیا گیا اپنی فکر کرو۔۔۔۔۔ و **لَتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدِيجِ بَتَّاَوْمَ نَزَّلَ كَلَّكَ لَنَّ كَيَا تَيَارَ كَيَا ہے۔۔۔۔۔** جب تک کوئی انسان خودا پنے برے اور بھلے کا مقصد نہیں دیکھے گا۔ اس کو بھی یہ احساس نہیں ہو گا

کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اندھا ڈھنڈ دنیا کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ اس کو نہیں دکھ رہا کہ میری آخرت سنورہ ہی ہے کہ نہیں۔ اور جس میں یہ احساس پیدا ہو جائے وہ اپنا محاسب بن جائے گا۔ پھر وہ اپنا وقت، اپنا مال، اپنی قابلیتیں، اپنی کوششوں کو کہیں بھی صرف کرتے وقت دیکھے گا کہ کہہ رکارہوں۔ کہ میری گاڑی صراطُ الْغَيْ پر ہے یا پھر صراطُ النَّار پر ہے۔ ہم نے کل کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ خواتین یہ جملہ بہت بولتی ہیں۔ ہمیں کب شعور کے ساتھ کل کا خیال آئے گا۔ کل، دوہی دن کا ہے۔ آج اور کل۔ پھر اسکے حصے ہیں۔ آج

کے تین حصے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپا۔ کل کے مزید کچھ حصے ہیں۔ بر ZX، حشر، جنت،

جہنم۔ آج کا دن عمل کا دن ہے۔ نیچ ڈالنے کا دن ہے۔ کل، فصل کا مٹنے کا دن ہوگا۔

رزک کا رڈ ملنے کا دن ہوگا۔ جو آج کریں گے وہ کل ملے گا۔ جس نے اپنے کل کو دیکھنا ہے

وہ اپنے آج کو دیکھ لے۔ ہم کہتے ہیں پتہ نہیں کل کیا ہوگا۔ غلط کہتے ہیں ہمیں اور آپ کو

سب پتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ کل، اچانک معاملہ نہیں ہوگا۔ اللہ نے خوب خوب بتایا کہ کل کیا ہو

گا۔ دنیا کے پرچے تو لیک ہونے پر کینسل ہو جاتے ہیں۔ آخرت کا پرچہ اللہ نے پہلے ہی

لیک کر دیا۔ بتا دیا۔ اور رزلٹ ملے گا اس already leaked paper کا۔ اس پر

تو اور مزید پکڑ ہے کہ تم سب جانتے تھے۔ تمہاری مدد بھی کی ہوئی تھی، پھر بھی کچھ عمل نہ کیا۔

تو کیا ہم نے تیاری کر لی؟؟؟؟

اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً وہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ بہت خوف آنے کی

ضرورت ہے۔ اللہ تو ہمارے دلوں کو صاف کر دے۔ ہماری زبانوں کو صاف کر

دے۔ ہماری آنکھیں اور اندر کے تمام اعضاء کو بھی صاف کر دے۔۔۔ ہم دیکھتے ہیں

کہ ظاہری اعضاء جیسے آنکھیں۔ کان۔ دل (جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے) یہی اعضاء گناہ کرتے ہیں۔ کبھی آپ نے سنا کہ کسی کے پھیپھڑوں نے گناہ کیا، کسی کے جگرنے گناہ کیا، کسی کے گردوں نے گناہ کیا۔۔۔ نہیں سنا، تو قرآن میں اُن کا ذکر ہی نہیں ہے۔ ذکر ہی اُن چیزوں کا ہے جو یا تو گناہ کرتی ہیں یا پھر نیکیاں کرتی ہیں۔ اُنہی حواسِ خمسہ نے پکڑ کر ہمیں یا تو جنت میں لے جانا ہے یا تو جہنم میں۔۔۔ اور یاد رکھیے جب بندہ آخرت کو بھولتا ہے تو اس کا حال کیا ہوتا ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالْذِينَ نَسْوَاهُ اللَّهُ فَإِنْسَهُمْ أَنفُسُهُمْ طُولَئِكَ هُمْ

الفیسقون (۹۱)

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے خود انہیں اپنا نفس بھلا دیا۔ یہاں انسان ایک سینئر کی غلطی کھاتا ہے اور ترجمہ بعض دفعہ یہ سمجھ آتا ہے کہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے، اللہ نے ان کو بھلا دیا۔۔۔ نہیں۔۔۔ فَإِنْسَهُمْ۔۔۔ اللہ نے ان کو ان کا نفس بھلا دیا۔ کیسے؟ نہ کھانے کی ہوش نہ پینے کی ہوش نہ نفع کی پرواہ نہ نقصان کی۔

یعنی خدا فراموشی کا لازمی نتیجہ خود فراموشی ہے۔ جب انسان یہ بھول جاتا ہے کہ وہ کسی کا بندہ ہے تو یقیناً پھر وہ اپنی حیثیت کو سمجھتی نہیں پاتا۔ ساری زندگی غلط فہمی میں گزار دیتا ہے جیسے انسان ہو کسی اور کام کسی اور کے کرتا رہے تو آخر میں pay کیسے ملے گی؟ اللہ چونکہ advance میں دے رہا ہے کھانا پینا، ہمارا سانس اکھڑنہیں رہا فوراً گناہ کرنے پر بھی۔ ادھر غلط قدم اٹھایا ادھر پاؤں جم گیا۔ ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ کا قانون امہال ہے۔

جب بندہ اللہ کا بنتا ہے تو اسے بہت ساروں کی بندگی چھوڑنی پڑتی ہے۔ سب سے پہلے نفس کی، پھر معاشرے کی۔ خاندان کی۔ برادری کی۔۔۔۔۔ اس طرح انسان ایک رب کا بندہ بن کر آزاد چلتا ہے۔ آزادی ہی میں حریت ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
دلاتا ہے ہزار سجدوں سے آدمی کو نجات
دعا کیجئے کہ ہم رب کے بن جائیں۔ جو کسی کا نہیں بنتا اُسے سب استعمال کرتے
ہیں۔ ایک نماز نیند کو دے دی اس کو خدا بنا لیا۔ دوسری نماز میں رشتہ داروں کو خوش کرنے
نکل گیا۔ تیسرا نماز میں بیوی کی خواہشات پوری کیں اور ایک بندہ در در کا بھکاری بن کر
پک جاتا ہے۔ سب مسائل کا حل ایک توحید ہے۔ لا یَسْتَوْيَ اَصْحَبُ النَّارِ وَ
اَصْحَبُ الْجَنَّةِ طَاصْحَبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ (۰۲)

دوڑخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ جنت میں جانے والے ہی اصل میں کامیاب ہیں۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ جائیں north side پر اور پونچ جائیں south پر۔ چیز فرنج میں ٹھنڈی رکھیں اور نکلے گرم۔ جلاں میں ہیٹر اور نکلے ٹھنڈی ہواں میں۔ سوچئے تو، اگر یہ سرکشیاں کائنات میں ہونے لگیں تو ہم تو چیختے ہی رہ جائیں۔ جب کائنات اتنی مطیع ہے، اسے پتہ ہے کہ ہیئت ہو گی تو گرم ہونا ہے۔ ٹھنڈا چاہئے تو کولڈ ہونا ہے۔ تو اس چھوٹے سے انسان کو کس بات کی اکثر ہے۔ اپنے آپ کو تم سمجھتے ہو کہ بہت بڑے ہو؟
----- نہیں بلکہ تم تو بہت ہی چھوٹے ہو۔

لَوْأَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لِّرَأْيَتَهُ خَاطِشًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشِيَّةِ اللَّهِ طَوْ

تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (۱۲)

اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتار بھی دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے پھٹا اور دباجا رہا ہے۔ خود کو پوچھئے کہ کیا میں پہاڑ سے بھی زیادہ سخت ہوں۔ میں اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہوں؟ یہ تمثیلی آیت ہے کس طرح قرآن اللہ کی کبریائی کے آگے جھکا بیٹھا ہے۔ ایک پہاڑ کو یہ بات سمجھ آگئی کہ مجھے بنانے والا کون ہے اور میں نے اُس کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ میں نے اپنے رب کے سامنے اپنے اعمال کی جواب دی دیتی ہے تو وہ کانپ اٹھے گا۔۔۔ لیکن انسان بے حس۔ نا سمجھ۔ بے فکرا۔ کم فہم۔۔۔ اس کو نہیں پتہ کہ میرا

مالک کیا چاہتا ہے۔ کیوں اس کو فکر نہیں ہے۔ کیوں خوف نہیں آتا۔ کیوں ڈرنہیں لگتا کہ جو ذمہ داریاں مجھ پر ڈالی گئیں ہیں ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ان کو چھوڑ کر دوسرا چیزوں میں پڑ گئی کیا بنے گا میرا؟؟

بعض دفعہ انسان نیکی کرتے ہوئے بھی گناہ کر رہا ہوتا ہے۔ کیا پھر وہ گونگے، بہرے اندھے نہیں جن پر آیات پڑھی جاتی ہیں اور ان پر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یاد رکھو کسی ظالم اور جابر کی طرف سے یہ تم پر نہیں ڈالا گیا۔ اس نے تم پر ظلم نہیں کیا۔ ایسی شریعت نہیں دے گا کہ بندے اس میں دب ہی جائیں (جیسے ماں اپنے بچے کے ہاتھ میں دس کلو کا بیگ نہیں پکڑتی، اسی طرح اللہ سبحان و تعالیٰ کی ذات، ستر گناہ زیادہ محبت کرنے والا ہم پر کیا بوجھڈا لے گا؟ لا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا اللَّهُ وَسْعَتْ سے زیادہ نہیں آزماتا تو کیا وسعت سے زیادہ شریعت دے گا۔ آج کیوں اللہ کا حکم سن کر کائنات کا حلق میں اٹلتا ہے؟ اس لئے کہ تقوی نہیں ہے۔ اللہ نہیں تقوی دے دے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں پر اس لئے بیان کرتے ہیں کہ لوگ اپنی حالت پر غور کریں۔

لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ --- غور کرنا ہے۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَمْدٌ عِلْمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةُ حَمْدٌ هُوَ الرَّحْمَنُ

الرّحيم (۲۲)

وہ اللہ ہی تو ہے؟ کون اللہ؟ وہی تو جس کے بندے بننا چاہتے ہو۔ جس کو ڈھونڈ رہے

ہو۔ انسان کی فطرت ڈھونڈتی ہے رب کون ہے۔ وہ رب جس نے تمہاری طرف قرآن بھیجا، تمہاری طرف ذمہ داری ڈالی تھیں اس کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔ وہ کیسا رب ہے اُس کی کیا صفات ہیں۔ یہ کوئی معمولی ہستی نہیں بلکہ بڑی ہی عظیم ہستی ہے۔ ان آیات میں اللہ سبحان و تعالیٰ کی صفات کا جامع بیان ہے اور البقرہ میں بھی ایسا ہی بیان ہے۔ جو آیت الکریٰ کہلاتی ہے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** اس کے سوا کوئی اور دوسرا نہیں۔ کسی بھی جگہ جانے کے بہت سے راستے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی طرف جانے کا راستہ ایک ہی ہے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** وہاں کا ایک ہی راستہ ہے۔ وہ کون ہے؟ **الْمَلَكُهُ بادشاہ** ہے۔ سوچیں تو ذرا یہ میرا بادشاہ ہے؟ میرا مالک ہے؟ میرے کاموں کو کرنے والا ہے؟ اصل بادشاہ۔ سارے جہانوں کا بادشاہ۔ ہر چیز اس کے اقتدار میں، اس کی حاکمیت میں، اس کے تصرف میں۔ بیسوں آیات ہیں کہ جن میں اللہ کے مالک ہونے کی باتیں ہیں۔ سورہ روم آیت ۲۶۔ سورہ حدیڈ آیت ۵۔ سورہ پیغمبر آیت ۸۳۔ فرقان آیت ۲۔ برائج ۱۶۔ انبیاء ۲۳، راد ۲۱، سورہ مومنوں ۸۸، ال عمران ۲۶۔ صرف انہیں کچھ آیات ہی کی تفسیر دیکھیں تو پہنچتا ہے کہ اصل مالک کون ہے۔ پھر **الْقُدُوسُ** نہایت مقدس پاک مبالغہ کا صیغہ ہے، تمام بڑی صفات سے پاکیزگی، برتری۔ ہر نسخ سے پاک۔ گندگی سے پاک۔ وہی ہے پاکیزہ ہستی۔

قدوسیت حاکمیت کے حصوں میں ایک لازمی حصہ ہے۔ حاکم وہ ہو گا جو قدوس ہو گا۔ جس کا

دامن پاک ہوگا۔ اللہ ایسا قدوس ہے کہ جب سے دنیا بی بے کوئی اس کا تختہ نہیں الٹ سکا۔ کہ کوئی نقص یہ نہیں ہے۔ دنیا میں تو اچھے حکمرانوں کو تو کئی کئی سال موقوع ملتے ہیں تو اللہ کی ذات قدوس پاک ہے۔۔۔ **السلامُ سراسِ رَسْلَمٌ** والا۔ **الْمُؤْمِنُ خوفٍ میں امن** دینے والا جو دوسروں کو امن دے اور اللہ مخلوق کو امن دیتا ہے دوسروں کی مد بھی کرتا ہے۔ **الْمُهَمَّیْمِنُ** تمہاری حفاظتیں کرنے والا۔ تین معنی ہوتے ہیں **الْمَهِیْمِنُ** کے۔ نگہبانی اور حفاظت کرنے والا۔ پھر شاہد کے معنوں میں گواہ، جود یکھ رہا ہے بس سب کو، وہ جو انی خالق کے کاموں میں نظر رکھے ہے جس نے لوگوں کی ضروریات اور حاجات کو پورا کرنے کا ذمہ اٹھایا۔ **الْعَزِیْزُ** غالب۔ زبردست۔ **الْجَبارُ** صاحب جبروت و قوت۔ جبر لفظ ہوتا معنی ہے ٹوٹی ہڈیوں کو جاڑنے والا۔ وہ ہر ٹوٹی ہوئی ناکارہ چیزوں کی اصلاح کرتا ہے۔ ٹوٹے گھروں کو جوڑنے والا۔ ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا۔ ایسی ذات جس کی قدرت کو کوئی برداشت نہ کر سکے۔ **الْمَتَكَبِّرُ** بڑائی والا۔ متکبر ہونے کا حق صرف وہی تو رکھتا ہے سب حنَّ اللَّهُ عَمَّا يُشَرِّكُونَ پاک ہے وہ اس سے جس سے تم شرک کرتے ہو۔ اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم جو مرضی کرتے رہو، کہتے رہو۔ ایسی ذات کو چھوڑ کر کن کے پاس جاتے ہو جن کے پاس خود کچھ نہیں۔۔۔ **الْمَتَكَبِّرُ** کو چھوڑ کر تم ان کے پاس جاتے ہو جو جھوٹی شان بنائے بیٹھے ہیں۔ وہی غالب ہے مان جاؤ۔ ہم سب اللہ سے مانگیں کہ اللہ ہمیں اپنی معرفت دے دے، آمین۔

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصْوُرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ طَيْبَسْبُحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَوْلَهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ عَ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

کرنے والا ہے اور صورت گری بھی وہی کرتا ہے۔ اُسی کے سب بہترین نام ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تسبیح پیان کر رہی ہے اسی کی۔ وہی زبردست بھی ہے اور حکیم بھی ہے۔ انی غالب ذات ہے وہ۔ تم اس کے مقابلے میں کن کو پوچھتے ہو، کبھی سوچا ہے۔ ایسے نہیں لگتا کہ انسان ہیرا چھوڑ کر کاچ پکڑ لے اور اس سے اس کا اپنا ہی ہاتھ کٹ جائے۔

ان آیات کے بارے میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صح کے وقت تین مرتبہ اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه و نفخه و نفثه پڑھے اور پھر یہ تین آیات پڑھے تو۔۔۔ اللہ تعالیٰ ۰۷ ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں اس کے لئے جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اگر اس دن مر گیا تو شہادت کی موت حاصل ہوگی اور اگر اس شام کو بھی کلمات پڑھے تو اس کو بھی بھی درجہ حاصل ہو گا۔ اے اللہ تو ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم تجھے ہی بڑا سمجھیں، تیرے ہی آگے جھکیں۔ اللہ ہمیں بہترین عمل والا بنا لے آمین۔

میں نے ان آیات سے کیا سیکھا؟

- ۱) کل (قیامت) کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنا ہر قدم آخرت کو سامنے رکھ کر اٹھانا ہے۔
- ۲) اللہ سبحان و تعالیٰ کا خوف اور محبت دل میں رکھتے ہوئے ہر لمحہ اپنا محاسبہ کرنا ہے۔

۳) اپنی کمی اور کوتا ہیوں کو دور کرنے کے لئے اللہ سے دعا مانگنی ہے دل کا تزکیہ ساتھ ساتھ کرنا ہے۔

۴) اللہ کی بڑائی اور عظمت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے آپ کو کمزور۔ عاجز اور ریت کے ذریعے سے بھی چھوٹا سمجھنا ہے۔ اللہ ہی کی شان ہے کہ اس نے مجھے جیسے ذریعے کو اٹھایا اور دین کی سمجھ عطا فرمائی۔

۵) اور اللہ ہی کی شان ہے کہ وہ مجھے دین حق پر قائم رکھے۔ آمین

میں ان آیات کو کیسے محفوظ کروں۔

۱) ان آیات کو یاد کر لیں۔ (روزانہ ایک ایک آیت دل سے پڑھیں اور بار بار repeat کرتی جائیں)

۲) مزید پکا کرنے کے لئے ہر نماز میں ان آیات کے سیٹ بنا لیں، اور ایک ایک رکعت میں کم سے کم تین آیات پڑھتے جائیں۔ اس طرح کرنے کے بہت سے فائدے ہیں۔
۱: نمازوں میں خشوع بردار ہے۔

۲: ہر رکعت فریش محسوس ہو گی۔

۳: بھولنے کی بیماری ختم ہو جائے گی۔

۴) اور سب سے بڑھ کر اللہ سبحان و تعالیٰ کا وہ بندہ جو قیام لمبا کرے اور قرآن کی تلاوت خوبصورت آواز میں کرے بہت ہی ذیادہ پسندیدہ ہے۔

منتخب پسندیدہ بہترین حدیث عمل کے لئے

ابوذرؓ ایک صحابی ہیں۔ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی وصیت سمجھئے۔ کوئی اچھی بات بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ تقویٰ اختیار کرو۔ پیشک تقویٰ تمہارے کاموں کو خوبصورت بنادے گا (جب تم گناہ چھوڑو گے تو تمہارے سب کام اچھے ہو جائیں گے) ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا مزید وصیت سمجھئے۔ فرمایا قرآن کی تلاوت اور اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔ ایسا کرنا آسمانوں پر تمہارے تذکرے اور زمین پر تمہارے لئے نور کا باعث ہو گا (یعنی ذیادہ ذکر کرو گے تو تمہارا چچا آسمانوں پر ہو گا صرف زمین پر ہی نہیں آسمان پر بھی شہرت ہو جائے گی۔ اور فرمایا زمین میں نور کا باعث ہو گا۔ یعنی تمہیں اللہ اپنے راستے دکھائے گا۔ تمہیں روشنی ملے گی۔ مزید نیکیوں کی توفیق ہو گی۔) عرض کیا مزید وصیت سمجھئے۔ کچھ اور فرمائیے۔

فرمایا۔۔۔ تم پر لازم ہے طویل خاموشی۔ خاموشی کا وقفہ بڑھالو کیونکہ یہ شیطان کو بھڑکانے والی دین کے معاملات میں تیری مددگار ہے یعنی اگر بولو گے تو شیطان تمہیں بھڑکائے گا، چپ رہو گے تو شیطان کو ڈنڈے پڑیں گے۔ عرض کیا مزید وصیت سمجھئے۔ فرمایا۔۔۔ بہت زیادہ ہنسنے سے بچ کیونکہ یہ دل کو مردہ اور چہرے کو بے نور کر دیتا ہے۔ عرض کیا مزید وصیت سمجھئے۔ فرمایا۔۔۔ حق بات کہ دو اگرچہ کڑوی لگے۔ پیشک کسی کو اچھی نہ لگے۔ عرض کیا مزید وصیت سمجھئے۔ فرمایا۔۔۔ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈرو (کہ لوگ کیا کہیں گے)۔ کسی کی ملامت سے۔ تنقید سے نہ ڈرو (ایک ہی زبان سے

لوگ تفید کرتے ہیں۔ پھر تعریف کرتے ہیں۔ پھر تنقید۔ پھر تعریف۔ تو کیا ہوا صبر کرو) عرض کیا مزید وصیت کیجئے۔ فرمایا۔۔۔ تمہارے نفس کی جن خامیوں سے تم واقف ہو وہ خامیاں تمہیں دوسروں سے بات کرنے میں نہ ڈھونڈیں۔ اللہ اکبر یعنی ہر انسان کو خبر ہے کہ اس میں کیا کیا عیب ہیں۔ جو عیب تمہارے اپنے اندر ہیں، اس عیب کو دوسروں میں مت چنو۔ مت ڈھونڈو۔ کتنی حکمت کی بات ہے۔ بہت سے غلط کام ہم خود بھی کرتے ہیں لیکن دوسروں کو ملامت کرتے ہیں۔ اس سے پہیز کرنے کی ضرورت ہے (اماں تہمکی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں نقل کیا ہے)۔

پتہ چلا کہ اگر انسان نیک کاموں میں بھاگنا چاہتا ہے تو باقیں کم کرنا پڑیں گی۔ ذکر کریں۔ قرآن پڑھیں اور ضرورت کے وقت بس بات کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ انسان کے حُسن کی خوبصورتی یہ ہے کہ لا یعنی باقتوں سے پہیز کریں۔ مثلاً ہم ڈرائیونگ کرتے وقت فضول بولتے ہیں۔ کوئی پوسٹر دکھ گیا تو بول دیا۔ کوئی کھباد یکھا تو کمیٹ کیا۔ کوئی غلطی سے آگے آگیا تو فضول بولیں گے۔

کوئی بیز نظر آگیا تو باقیں بنانے لگے۔ کسی کی تصویر نظر آگئی تو اس کے پیچھے پڑ گئے۔ کسی وقت چپ رہتے ہی نہیں ہیں ہر وقت تبرہ زیادہ ضروری ہے کہ ہم تبروں سے پہیز کریں اور اس وقت کو ذکر اللہ میں گزاریں۔

کرنا کیا ہے!

۱) آج سب سے زیادہ غور کرنا ہے لفظ اِتقُ اللّهُ اور کل کی فکر آج ہی کرنا ہے

۲) ابوذرؑی حدیث پر عمل کرتے ہوئے آج کے بعد سے ان تمام منتخب آیات کو دل سے یاد کرنا ہے۔ اچھی اور خوبصورت آواز میں نماز میں لمبے قیام میں ان آیات کی تلاوت کرنی ہے۔ اللہ سبحان و تعالیٰ ہمارے راستے کی رکاوٹیں دور فرمادے۔ اور دین کے کاموں میں گھر والوں کو ہمارا معاون و مددگار بنادے۔ احسن عمل کروالے۔ آمین۔

قرآن سے میرا انتخاب (2nd set)

هَل يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط (زمر ۹)
علم والے اور لا علم کیا برابر ہو سکتے ہیں۔

شُورَةُ التَّخْرِيمِ (۸ - ۶)

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوَّا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيُّكُمْ نَارًا وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ
عَلَيْهَا مَلِئَكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُمُونَ اللَّهُ مَا أَمْرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمِرُونَ (۲)
يَأَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَدُوا الْيَوْمَ ط إِنَّمَا تُجْزَوُنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱)

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحاً ط عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ
سَيِّئَاتُكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ لَا يَوْمَ لَا يُنْحِزِي اللَّهُ الَّذِي
وَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَنُورُهُمْ يَسْعى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتَمْ
لَنَا نُورَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا جَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۸)

مشکل الفاظ کے معنی

فُوَا تم بِچَاؤ ، نَگَاه رَكْهُو

غَلَظٌ سخت بِرَحْم

نصو حاً حقیقی، سچی نصیحت کرنے والی، ایسی توبہ کہ جس کے بعد گناہ کا ارادہ بھی نہ کیا جائے۔
ترجمہ و مختصر تفسیر: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو فُوَا اور اہل اعیال کو
اس آگ سے جس کا ایندھن انسان ہو نگے اور پتھر ہو نگے۔ (سوچنے کا مقام ہے یہ قرآن
کی واحد آیت ہے جس میں ایمان والوں کو آگ سے بچایا گیا۔) جس پر نہایت تند خیر اور
سخت فرشتے مقرر ہوں گے۔ جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو بھی حکم ان کو دیا
جاتا ہے وہ بجا لاتے ہیں۔ اس وقت کہا جائے گا اے کافرو آج مذہر تیں پیش نہ
کرو۔ تمہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے۔

کیا ہم اس آگ سے بچنا چاہتے ہیں؟ کتنی تکلیف دہ چیز ہے۔ آج دنیا میں ہر جگہ fire
exit doors قائم ہیں۔ تو وہ آگ جس کو اللہ نے ہمارے سامنے پیش کیا۔ ہم اس کا
تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن صرف سمجھنے کے لئے پہاڑوں کے لاوے کو تو محسوس کر کے
دیکھیں۔ وَ قُوْذُهَا النَّاسُ وَ الْحَجَارَةَ کیسا ہو گا۔ کیا ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں گریں۔
ہماری بچیاں اس میں گریں۔ یہ ہم سب کے لئے پیغام ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس سے
بچیں تو ان سب کو دین پر لے کر آ جائیں۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے سامنے سچی اور خالص توبہ کرلو۔

توبہ کے بعد نصوحہ کا لفظ ہے۔ بندہ گناہ کر کے اللہ سے دور جا چکا تھا اب پلٹ آیا ہے۔ توبہ کیا ہے؟ اے اللہ میں اب پلٹ آئی ہوں۔ اور استغفار کیا ہے؟ کہ تو میرے پچھے گناہوں کو معاف کر دے۔ آج احساس ہوا تو میں پلٹ آئی۔ توبہ استغفار، اے اللہ میرا پچھلا معاف کردیں آئندہ نہیں کروں گی۔ نصوحہ، فتحت سے ہے۔ یعنی ایسی اچھی توبہ جس سے نفس کی خیر خواہی مطلوب ہو۔ آج سے میں تجھ سے مغلص ہوتی ہوں کہ میں آج سے اپنے گناہوں کو چھوڑ چکی ہوں۔ گناہ جب ہم کرتے ہیں تو اس کے دھبے ہمارے جسم پر پڑتے ہیں اور ہر دھبے پر آپ توبہ کا نشان لگا رہے ہیں یہ ہے توبۃ النصوحا۔

ایسا لگتا ہے ہم سب کو توبہ کی اجتماعی دعوت دی گئی۔ لیکن کیوں؟ ممکن ہے اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں بھیج دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (کیا ہم سب یہ چاہتے ہیں)۔ یہ وہ دن ہو گا جب اللہ اپنے نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زُسوانہیں کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا۔ اور وہ کہہ رہے ہوں گے۔۔۔ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کر دے اور ہم سے درگز رفرما۔ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے یہ کون سا نور ہو گا۔ نیکیوں کا نور ہو گا۔ پاک دامنی کا نور ہو گا۔ قرآن و سنت کا نور ہو گا۔ بدایت کا نور ہو گا۔ ایسا لگتا ہے اللہ ایمان والوں کے نور کو اس طرح پورا کرنا چاہتا ہے کہ سب ان کو آنکھیں کھول کر دیکھ لیں کہ یہ ہے اللہ کی بات ماننے والوں کی جزا بالکل اسی طرح جیسے آج سُچ پر جب کسی کو بھایا جاتا ہے اور سب کی سب لا یَثِس اسی کی طرف کر دی جاتی ہیں کہ سب غور غور سے دیکھیں۔ اسی

طرح اللہ ان کو کونوں کھدروں میں نہیں چھپا دیں گے۔ کہ پتہ ہی نہیں بلکہ کیا ہوا۔ عمار کدھر گئے۔ اللہ ان کو سامنے تھتوں پر بٹھائے گا۔ اللہ ایمان والے کو دنیا میں بھی نمایاں کرے گا۔ کب۔ جب وہ صبر کے سارے مرحلے طے کر لے گا، مگر افسوس۔ آج جب یہ نور ہماری زندگیوں میں آتا ہے تو ہم خوف کھاتے ہیں۔ کون خوفزدہ ہوتا ہے نور سے؟ جس کو سونا ہوتا ہے کہتے ہیں لائٹ بند کر دو۔ مجھے سونے دو۔ آج جب قرآن کا نور زندگی میں آتا ہے تو کچھ اسی خواہش میں سونا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں نہیں چاہئے یہ نور۔ (یہ نور کب چاہیے ہو گا جب اندر ہیرے ہوں گے اور اس کی شمع آج قرآن کی صورت میں ہاتھوں میں ہو گی)۔

اگر آج چاہتے ہیں کہ پُل صرط کے اندر ہیروں سے بچپیں تو دنیا میں چھوٹے چھوٹے ذریعے جمع کرنے شروع کر دیں۔ آج ہم کسی موقعے کو بہت چھوٹا سمجھتے ہیں کل ہو سکتا ہے وہی لمحہ ہماری روشنی کا ذریعہ بن جائے اور اللہ ہمیں لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنادے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کے گھر نورانی کر دے۔ اے اللہ قرآن کے اس نور سے ہمیں پورے کا پورا روشن کر دے۔

میں نے ان آیات سے کیا سیکھا

۱) خود بد لئے کے ساتھ ساتھ گھر والوں کو بھی بد لانا ہے۔ ان کو اکیلے نہیں چھوڑنا، ساتھ ساتھ تربیت کرنا ہے۔

۲) آج عمل کا وقت ہے۔ آج اگر نہیں بد لے تو کل کسی کا حسب نسب کام نہیں آئے گا۔

(۳) آج دنیا میں گناہ کی حقیقت کو جانا ہے۔ کاش آج ہم چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی معمولی نہ سمجھیں اور مستقل توبہ کو اپنا معمول بنالیں۔

خود کو بدلنے کے لئے کیا کریں

محاسبہ: اپنے آپ کو آگ سے کیسے بچائیں؟ عقیدے کی اصلاح کریں گے۔ عقیدہ کیا ہے گرہ ہے۔
 کیا میں اللہ کو پہچان پچلی ہوں۔
 میں دنیا میں کیوں آئی ہوں۔
 میرہ مقصدِ حیات کیا ہے۔
 میرا انجام کیا ہے۔ میں نے جانا کہاں ہے۔
 کیا میرے حشر کے ۵ سوال تیار ہیں۔
 قبر کے ۳ سوال تیار ہیں۔

محاسبہ فوائض:

نماز	میری نماز کیسی ہے۔ پوری ہے یا آدمی۔
	میری نماز میں اللہ کی یاد ہے یاد دنیا کی یاد
	میری نماز میں کتنا خشوع ہے۔
	کیا میری نماز اول وقت میں ادا ہوتی ہے۔
	کیا نماز میں مختلف سورتیں پڑھتی ہوں؟

میری نماز عبادت ہے یا عادت۔	
میرا روزہ کس کے لئے ہے۔	روزہ
روزے میں تقویٰ کا کیا لیول ہے۔	
کیا میرا روزہ صرف بھوک کا روزہ ہے؟ یا آنکھ، کان، زبان، ہاتھ کا بھی ہے۔	
کیا میری زکوٰۃ برابر ادا ہوتی ہے۔	زکوٰۃ
میرے ایسٹس کے مطابق کیا میری زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہے۔	
اگر میری مالی حیثیت اجازت دیتی ہے تو کیا میرا یہ فرض ادا ہو چکا ہے۔	حج
حج کی ادائیگی میں بہترین زادراہ تقویٰ ہے۔	
اگر میرا حج ابھی تک ادا نہیں ہوا تو آج سے میں نے اس فرض کی بہترین ادائیگی کے بارے میں سوچنا ہے۔	

محاسبہ معاملات

کیا میں کام حق سے ادا کرتی ہوں؟	فُز (میں)
میرے معاملات گھر کے لوگوں کے ساتھ کیسے ہیں	میرے قریبی گھروالے (والدین - شوہر - بچے)

محاسبہ ڈیلنگز : Dealings

نوکر چاکر

- ☆ میر انوکروں کے ساتھ رویہ کیسا ہے۔
 ☆ کیا میں ان کو گھر کا حصہ صحیح ہوں؟
 ☆ کیا ان کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرتی ہوں؟
 ☆ کیا ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہوں؟

پڑوسی

میرا پڑوسیوں کے ساتھ کیسا برتاؤ ہے؟
 کیا میرے پڑوسی مجھ سے خوش ہیں؟
 جانے انجانے میں ہم اپنے اثرات آگے پیچے چھوڑتے ہیں میرے پڑوسی میرے عمل سے
 کیا اثرات قبول کرتے ہیں۔ کیا میرا ہر عمل دوسرے کے ایمان کو بڑھانے کے لئے ثابت
 قدم ہے؟

کیا میں روزانہ جو بھی کھانا بناتی ہوں اپنے پڑوسی سے شیر کرتی ہوں؟
 اگر میں گروسری کے لئے جاؤں تو کیا اپنے پڑوسیوں سے پوچھتی ہوں اگر ان کو کچھ
 چاہئے۔

حدیث : ایک صحابی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ میں آپ کی مجلس میں ہوتا ہوں آپ ﷺ کو دیکھتا ہوں تو مجھے خوشی نصیب ہوتی ہے اور جب گھر جاتا ہوں تو مجھے اداسی و پریشانی ہوتی ہے۔ اور پھر میں آپ ﷺ کے پاس پہنچتا ہوں تو میری کیفیت ٹھیک ہو جاتی ہے پھر میں سوچتا ہوں کہ میں نے بھی فوت ہونا ہے۔ آپ ﷺ بھی فوت ہونگے۔

قيامت کے دن آپ ﷺ کے تو بہت بلند درجے ہو گے۔ میں پتہ نہیں کہاں ہوں گا۔ آپ ﷺ کو دیکھ سکوں گا بھی یا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے اس کو کہا کہ تم کچھ مانگو۔ اس موقعے پر آیت نازل ہوئی۔ جو اللہ رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ قیامت کے دن صد لیقین۔ انبیاء۔ شہداء۔ صالحین کے ساتھ ہو گا۔

سبق: زندگی ختم ہو جائے لیکن اگر اللہ رسول ﷺ کی اطاعت میں ہو تو اللہ پھر اسی جنت کے مقام پر پہنچا دے گا۔

قرآن سے میرا انتخاب (3rd set)

هَلْ يَسْتُوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط (زمر ۹)

علم والے اور لا علم کیا برایہ ہو سکتے ہیں۔

سُورَةُ الْأَلْعَمَانَ (۱۰۲ . ۱۰۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا تَقْوَى اللَّهَ حَقًّا تُقْتَلُهُ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَآتُتُمْ
مُسْلِمُونَ (۱۰۲) وَ اغْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَ لَا تَفْرَقُوا صَ وَ اذْكُرُوا
نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءَ فَالْفَارِقُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَآصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ
إِخْرَاجًا وَ كُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَانْقَذَكُمْ مِنْهَا طَكَذِلَكَ يَبِينُ اللَّهُ
لَكُمْ أَيُّهُ لَعْلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۰۳) وَ لَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ

يَأُمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ طَ وَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۲۰)
 ۱) وَ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَ اخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبِيِّنُ طَ وَ
 أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ لَا (۱۰۵)

ترجمہ : اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لواور تفرقہ میں نہ پڑو۔

اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اللہ نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ سے بھرے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے۔ اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علمتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا راستہ دکھ جائے۔ تم میں کچھ لوگ ایسے ضرورتی ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلا میں بھلائی کا حکم دیں اور میرا بیویوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے۔ جنہوں نے یہ روشن اختیار کی وہ اس روز شدید سزا پائیں گے۔

مشکل الفاظ کے معنی

إِعْتَصِمُوا : تم مضبوطی سے پکڑو

لَا تَفَرُّ قُوًّا بِتم مت مفرق ہو

الْفَ : اُس نے محبت ذاتی

أَصْبَحْتُمْ : تم ہو گئے۔ اصبح سے ماضی جمع حاضر مزکر

أَعْدَاءَ : دشمن عدو کی جمع

جَبْلُ اللَّهِ : اللہ کی رسی۔ اللہ کا عہد۔ مراد ہدایت قرآن

يَنْهَوْنَ : وہ روکتے ہیں۔ منع کرتے ہیں

شَفَا : کنارہ آخری حصہ

حُفْرَةٌ : گڑھا۔ قبر

مختصر تفسیر : مسلمانوں کو اللہ سے ڈرنے کی دعوت دی جتنا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

حق تفہیہ میں انسان اگر غور کرے تو اللہ سے ڈرنے کا حق اتنا ہے کہ جس کو بندہ ادا نہیں کر

سکتا۔ اسی پر صحابہ کرام اتنا گھبراۓ کا پنپے کہ پھر آیت اتری (چلو تم اپنی کوشش اور

استطاعت کے مطابق ہی اللہ سے ڈرلو) اشارہ دیا گیا کہ بتیں کرنے سے اللہ راضی نہیں

ہوتا اپنی عملی زندگی اگر اللہ کے حکموں کے مطابق رکھو گے تو اللہ تم سے راضی ہو گا۔ پہلی بات،

اللہ کا ڈرامت مسلمہ کے مسائل کا حل ہے ۔

اپنے لئے اللہ سے تقویٰ مانگئے۔ اللهمہ انی استلک الہدی وَالثُّقَلی وَالْعَفَافَةَ

والغنى دوسرا چیز و اعتصمُوا بِجَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا تقویٰ کا اثر دکھا کہ اللہ کی رسی کو

مضبوطی سے تھام لو اور تفرقوں میں نہ پڑو۔ یہ دوسرا حل ہے آج کی مسلمان امت کے مسائل کا۔ پہلی بات اللہ کے ذریعے زندگی ہو۔ متقيوں والی زندگی ہو۔ عملی ذاتی زندگی میں اللہ کا خوف ہو۔ جھوٹ نہ ہو۔ دوسروں کو دکھنے دو۔ عبادات میں اللہ کا خوف رکھتے ہوئے تمام عبادات انجام دو۔ اور اجتماعی زندگی میں ایک اللہ کی رسی کو تھام لو۔

تفرقوں میں نہ پڑو۔ ساتھ ہی یاد دلایا کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمہارے درمیان محبت ڈال دی اور اس کی اس نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ تم آگ سے بھرے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے۔ اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علمتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا راستہ دکھ جائے۔ یہاں وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا سے کیا مراد ہے حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس سے مراد کیا ہے قرآن پاک۔ وہ کیا ہے۔ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے جو آسمان کی طرف سے لٹکائی گئی ہے جب مسلمان قرآن کو پکڑ لیں گے تو ان کے تفریقے ختم ہو جائیں گے۔ (تصور میں لاسکتے ہیں کہ آسمان سے ایک ٹوکری لٹکی ہے، اب یہ باسکٹ آسمان سے لٹکائی گئی۔ جب سارے لوگ اس باسکٹ تک پہنچیں گے تو خود خود قریب ہو جائیں گے۔

اگر باسکٹ تک پہنچنے کی بجائے لمبی مختلف رسیاں لٹکا کر نیچے مختلف باسکٹس لٹکا دی جائیں تو سب کے ہاتھ میں مختلف باسکٹس آئیں گی سب مختلف باسکٹ کو پکڑ لیں گے۔ ایک سے چار امت بن گئی۔ آج لوگ کہتے ہیں کسی ایک امام کو پکڑو۔ امام کی باسکٹ وہی ہے جو اس

ایک بڑی باسکٹ میں سے چار نیچے لکھی ہوئی باسکٹیں ہیں۔ آپ نے A کپڑلی۔ دوسرا نے B کپڑلی تیرے نے C کپڑلی اور چوتھے نے D کپڑلی۔ پھر آپس میں اختلاف ہوا۔ اب کرو کیا؟ کہ اللہ ہی کی رسی کو تھوڑا نیچے کرو۔ جب دین والے اللہ کے دین کو بہت اوپر کر دیتے ہیں کہ عام لوگوں کی پہنچ تک نہیں جاتا تو لوگ بیچارے نیچے کی رسیوں میں اکٹتے ہیں۔ حل کیا ہے کہ ساری باسکٹ کو اپر ایک باسکٹ پر لے جاؤ۔ رسی کا ہینڈل بڑا کر دو۔ وسعتِ نظری پیدا کرو۔ برداشت پیدا کرو۔ اپنے مسئلے کے خلاف بات سننا سمجھ لو۔ کیا ہو گا۔ رسی تو کپڑی رکھو گے۔ جب قرآن سے لوگ کٹتے ہیں تو فرقوں میں بٹتے ہیں اور دشمن ان پر غالب ہو جاتے ہیں۔

یہ اللہ کی سنت ہر نبی کے دور میں رہی۔ بنی اسرائیل ہوں یا آج کے مسلمان ہوں اللہ سبحان و تعالیٰ کہتے ہیں آج کا سب سے بڑا مسئلہ تو یہ ہے کہ مسلمان امت ٹوٹ گئی۔ چھوٹے چھوٹے فرقوں میں بٹ گئے۔ تم اصل مقصد تو سمجھو کر تم پیدا کیوں کئے گئے وَ لُكْنَ

مِنْكُمْ أَمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ تم میں تو ایک ایسا گروہ ہونا چاہیے جو خیر کی طرف پکارے۔ خیر کیا ہے۔ اہن عباس[ؑ] کہتے ہیں خیر سے مراد ہے القرآن والسنۃ۔ تم لوگ ایک ایسا گروہ بنو جو قرآن و سنت سے جڑے۔ آج خیر نہیں رہی ہمارے دینی طبقوں کے پاس، کیونکہ خیر کو قرآن و سنت کے نیچے ہی روک لیتے ہیں۔ فقہ کے ساتھ ناموں کے ساتھ۔ گروہوں کے ساتھ۔ تو خیر کیا ہے پورا دین۔ پھر اس کے بعد ہے وَيَأْمُرُونَ

بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ ط

کچھ نے کہا خیر کی بات ہی نہ کرو صرف معروف اور منکر کی بات کرو اچھے اچھے اخلاق سکھاؤ اور دین کی اور عقیدے کی بات بھی نہ کرو اللہ نے کہا نہیں، پہلے خود خیر پر آو گے تو دوسروں کو خیر پر بلاو گے۔ پھر دنیا سے گندگی دور ہو گی۔ اور یہی لوگ فلاح پائیں گے۔ اور نہ ہو جاؤ ان لوگوں کی طرح جو ترقوں میں گئے اور انہوں نے اختلاف کیا اسکے بعد کہ ان کے پاس روشن نشانیاں آگئیں اور یہی لوگ ہیں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ تفرقہ بازی تبھی ہوتی ہے جب حبلِ اللہ جمیعاً نہیں ہوتا۔ اپنے لئے بہت تڑپ کر دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ ہمیں قرآن و سنت کی رسی سے جوڑ کر رکھے۔ آمین

میں نے ان آیات سے کیا سیکھا!

۱: میں نے اللہ سبحان و تعالیٰ کو جانتا ہے، پچھانا ہے۔ اللہ کی صفات کو جان کر اللہ کی کبریائی کو پانا ہے۔ اللہ سے ڈرنا ہے جیسا کہ اس کا حق ہے۔ اللہ مجھے اپنا تقویٰ عطا فرم۔
 ۲) اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔ اور اسی پر جمنا ہے۔

۳) اللہ ہی کی خاطر انسانیت کو اللہ سے جوڑنا ہے اس قرآن کا راستہ دکھانا ہے۔

۴) اللہ کے دین کے لئے اپنی جان مال صلاحیت اولاد (رزق) لگانا ہے۔ اللہ ہمیں استقامت عطا فرمائیں۔

۵) اللہ کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھنا ہے کہ اللہ نے ہمیں طرح طرح ہدایت کی نشانیاں دکھا کر سمجھا کر اپنی طرف بلایا۔

میرا عمل آج کے بعد !

۱) میں نے ان آیات کو زبانی یاد رکھنا ہے۔

۲) یاد کر کے روزانہ نماز میں قیام میں ان آیات کو پڑھنا ہے اور آگے پھیلانا ہے۔

۳) آج کے بعد میرا یقین ہے کہ میں ان آیات کو آگے پہنچاؤں۔ انشاء اللہ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي نَفْسِي تَقْوُهَا وَ زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّهَا أَنْتَ وَ لَيْهَا وَ مَوْلَاهَا .
اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ عطا کرو اور اس کو پاک رکھ تو ہی اس کو بہترین پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔

قرآن سے میرا انتخاب (4th Set)

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط (زمر ۹)

علم والے اور علم کیا برابر ہو سکتے ہیں۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتِمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ (۲۰۳) وَإِذْ كُرِّرَ
رَبُّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَذُونُ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْفُدُودِ وَالْأَصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَفِيلِينَ (۲۰۵) إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ

وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ (۲۰۶) السجدة

ترجمہ: اور جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہا کرو
تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست
آواز سے صح شام یاد کرتے رہو اور دیکھنا (غافل) نہ ہونا۔ جو فرشتے تمہارے رب کے
حضور تقرب کا مقام رکھتے ہیں وہ کبھی اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آ کر اُس کی عبادت سے منہ
نہیں موڑتے اور اسکی تشیع کرتے ہیں اور اسکے آگے چھکے رہتے ہیں۔ (ع)

مشکل الفاظ کے معنی

فُرِئَى : (جب) پڑھا جائے

إِسْتَمِعُوا : تم کان لگا کر سنو - إِسْتَمَاعُ سے امرجع حاضر مذکور

أَنْصِتُوا : تم کان لگائے رہو - چپ رہو

خِيْفَةً : خوف - ڈر - ڈرنا

يُسَبِّحُونَ : وہ تسبیح کرتے ہیں - پاکی بیان کرتے ہیں۔

يَسْجُدُونَ : وہ سجدے کرتے ہیں

الْأَصَالِ : شام کے وقت اصلیٰ کی جمع

مختصر تفسیر:

بہت ہی خوبصورت آیات ہیں جو قرآن کے بارے میں ادب سکھاتی ہیں کہ جب قرآن پڑھا جائے تو ہمیں بھی خاموش رہنا ہے اور ہماری مشینوں کو بھی خاموش رہنا ہے۔ پھر اللہ کا فضل ہو گا۔ ورنہ قرآن دل پر نہیں اترے گا۔ رحمت نہیں طے گی۔ اور نتیجہ انہائی بھیاں کہ ہو گا کہ پڑھ کر بھی انسان ان پڑھرہ جائے گا۔ اللہ کہتے ہیں یہ کتاب تمہارے لئے آئی ہے۔

زبردستی نہیں دی گئی۔ اس کو تم اپنا سمجھو۔ اس پر ایمان لاوے یہ ایک خاص عمر کا ذریں نہیں ہے جو خاص عمر ہی میں فٹ آئے گا۔ یہ ہماری سوچ کیسا تھا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں اس کو سنو۔
باہر کی تمام کھڑکیوں کو بند کر کے سنو۔ اور پھر سمجھو۔

قرآن اس طرح سین گے تو دل پر آئے گا۔ اس نے قرآن کا پہلا ادب جو سکھایا جاتا ہے وہ کیا ہے؟ خاموشی۔۔۔ ساتھ ہی کہا اے نبیؐ اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو۔ دل ہی دل میں زاری اور خوف کیسا تھا اور زبان کے ساتھ بھی۔ اور غالباً میں سے نہ ہو جانا۔ پیشک وہ ہستیاں (فرشته) جو آپ ﷺ کے رب کے پاس ہیں۔ وہ اسکی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور وہ اس کی شیعیج بیان کرتے ہیں اور وہ اس کے آگے بحدے کرتے ہیں۔

قرآن اور اللہ کی ذات بندے کے دل پر کب اثر کرتے ہیں جب بندہ پورا دل اس میں ڈال دے۔ ظاہری۔ باطنی خوف۔ محبت۔ آنسو۔ مسکراہٹ۔ تاکہ اللہ بھی اپنے بندے سے خوش ہو جائے۔ اور اگر یہ سوچا کہ قرآن پڑھ کر وقت خالع کر رہی ہوں تو اللہ کہتے ہیں نہیں۔ جو اس سے تکبر کرے گا اللہ اس کو پیچھے کر دے گا۔ یہ آیت آیتِ سجدہ بھی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں حقیقت میں جھکا دے۔ آمین۔

میں نے ان آیات سے کیا سیکھا!

- ۱) قرآن کی اہمیت کا اندازہ ان آیات کو پڑھ کر اور سمجھ کر ہوا۔
- ۲) اللہ سبحان و تعالیٰ ہم سے کتنی محبت کرتے ہیں، یہ آج محسوس ہوا۔ جب قرآن جیسی نعمت کو پایا۔
- ۳) قرآن کی تلاوت روح پر کب اثر کرتی ہے، یہ آج جانا۔ *انصیتوُا کو سمجھ کر۔*
- ۴) اللہ سبحان و تعالیٰ ہم سے کتنے قریب ہیں، ضروری نہیں کہ چیخ کر ہی پکاریں۔ دل ہی دل میں پکارنے سے بھی اللہ سب سنتا اور جانتا ہے اور جواب دیتا ہے، یہ آج جانا۔
- ۵) اللہ کو پکارنے کے fixed time نہیں ہے۔ صبح شام اس کو پکار سکتے ہیں۔ اور اللہ کو پکارنے کے لئے کسی دوسرے کی مدد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ *سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ*
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمُ .

میرا عمل آج کے بعد!

- ۱) ان آیات کو زبانی یاد کیا۔

۲) اپنی نماز میں قیام میں سمجھ کر پڑھا۔

۳) اللہ کی محبت کو محسوس کیا اور نماز میں خشوع کیا ہوتا ہے یہ ظاہری طور پر جانا۔

۴) تکبر کے طاغوت کو توڑا ہے تو اپنا آپ بہت ہلاک محسوس ہوا ہے۔

۵) سجدے کی لذت کو آج محسوس کیا۔

اللہ ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے مجھکنے والا بنا آمین۔

کرنا کیا ہے ----!

۱) اس نور کو آگے پھیلانا ہے۔ پہلا مقصد

۲) جو کچھ سیکھا ہے۔ خود عمل پہلے کرنا ہے۔

۳) اس ترب کا ذائقہ انسانیت تک پہنچانا ہے۔ انشاء اللہ۔

قرآن سے میرا انتخاب (5th set)

هَل يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط (زمر ۹)

علم والے اور لا علم کیا برابر ہو سکتے ہیں۔

سُورَةُ الْمُلْكِ (۱۰ . ۲)

وَلِلّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمْ طَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (۶) إِذَا أُلْقُوا فِيهَا
 سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَ هِيَ تَفُورُ لَا (۷) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ طَ كُلَّمَا أُلْقَى فِيهَا
 فَوْجٌ سَالَّهُمْ خَرَّنُتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (۸) قَالُوا بَلِّي قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَبْنَا وَ
 قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ صَلِّ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ (۹) وَ قَالُوا لَوْ كُنَّا
 نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (۱۰)

مشکل الفاظ کے معنی

تَفُورُ	وہ اچھلتی ہوگی۔ جوش مارتی ہوگی۔
تَمَيَّزُ	وہ پھٹ جائے
نَعْقِلُ	ہم سمجھ لیتے
سُحْقًا	ڈوری دفع ہونا۔ دور ہونا

ترجمہ: جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی بُرا مٹھکانہ ہے۔ جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑ نے کی ہولناک آوازیں گے اور وہ جوش کھاری ہوگی۔ شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہوگی۔ ہر بار جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے کارندے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا۔ وہ جواب دیں گے ہاں، آیا تو تھا مگر ہم نے اُس کو جھٹلا دیا اور کہا

اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور وہ کہیں گے کاش ہم سنتے اور سمجھتے تو آج اس بھڑکتی آگ کے سزاواروں میں نہ ہوتے۔ اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کر لیں گے۔ لعنت ہے ان دوستیوں پر۔

مختصر تفسیر:

ان تمام مناظر کو سامنے لانے کے بعد انسان کا نپ اٹھتا ہے۔ آج دنیا میں جب ہمیں ہدایت کی بات لینے کا موقع ملتا ہے۔ کسی ایک لیدر کے ساتھ مل کر لوگوں کے لئے ہدایت کا پیغام عام کرنے کا۔ تو کتنے ہی تھوڑے لوگ رہ جاتے ہیں اور کتنے ہی ایسے رہ جاتے ہیں جو خواہش ہی بس رکھتے ہیں۔ لیکن کتنے ہی تھوڑے وہ ہوتے ہیں جو عمل کی ان سیڑھیوں پر چلنے کے لئے آخری دم تک اس کام میں لگے رہتے ہیں۔
یہ مسلسل کام ہے۔ اس میں کہیں بھی آرام کی جگہ نہیں ہے۔ آرام قبر میں ہوگا۔ اور اللہ جہنم کے کنارے پر لوگوں کو کھڑا کر کے کھلوار ہے ہیں الٰم یا تِکُمْ نَذِيرٌ۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔

کچھ نہیں ہوگا یہ تو ان مولویوں کی اپنی باتیں ہیں ۔۔۔ کاش ہم سنتے اور عقل سے کام لیتے۔۔۔ کتنی ہی حرمتیں ہیں۔ آج لوگ کندھے اچکاتے سننے سے انکار کرتے ہیں۔ کہیں گے کاش ہم سنتے اور عمل کرتے تو آج بھڑکتی آگ میں نہ آتے۔ اس سے پتہ چلا کہ کسی بھی چیز کو سمجھنے کی پہلی کڑی سننا ہے۔ اُس اعتراف کا کیا فائدہ جو جیل میں جانے کے بعد ہو۔ اللہ سبحان و تعالیٰ ہمیں یہاں بہت خوبصورت میسح دیتے ہیں کہ دیکھو یہ آسمان ستاروں

کی وجہ سے خوبصورت ہے ہم نے اس پر کتنے شارز لگا دیئے۔ ہر انسان اگر اپنے آپ کو دیکھے تو اس کے کردار پر ہر خوبصورت عادت ایک شارہوتی ہے۔ اگر ہم میں اچھی عادات ہوگی تو ہم خوبصورت لگیں گے، ہمارے کردار اچھے ہوئے ہم لوگوں سے پیار کریں گے تو جس طرح یہ آسمان ستاروں کی وجہ سے حسین لگ رہا ہے۔ ہمارا کردار بھی ویسے ہی لگے گا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایسا لگتا ہے جیسے آج کے دیندار اس سے بالکل غافل ہیں۔ دین اور خوبصورتی بالکل opposite ہیں۔ ہال دین ہے اگر تو مطلب غربت اور خرابی ہے۔ دعا کریں کہ ہم اپنے آپ کو اتنا چکالیں کہ ہماری چمک سے ہمارے ارد گرد میں روشنی ہو۔ آج ہمیں اللہ سے وہ محبت کیوں نہیں جو ہمیں عمل کروائے۔ اس لئے کہ علم ہی نہیں ہے۔ ہمارا ایمان کمزور ہے۔ آج ہمارا ایمان کمزور کیوں ہے۔ اس لئے کہ۔ یقین کی کمی ہے۔ یقین مضبوط نہیں۔ آج یقین کیوں نہیں آخرت پر۔ کیوں کہ ہم کسی کاں کو سنتے ہی نہیں۔ سنتا ہی نہیں چاہتے۔ جب بھی قرآن کی پکار آتی ہے ہم سنتا نہیں چاہتے۔ کیوں۔ کہ ہمارے پاس وقت نہیں۔ ہم سنتا نہیں چاہتے۔ پتہ چلا کہ ساعت یعنی۔ سنتے کا عمل ہی دراصل آخرت میں کامیابی کے گھر کی پہلی سیر ہی ہے۔ اس لئے اپنا عمل بنایے کہ مجھے اللہ کے دین کی کوئی بھی کاں آئے میں نے لبیک کہنا ہے۔ تاویلات اور بہانے نہیں بنانے۔ اور اپنے ساتھ ساتھ اپنے پیاروں کو بھی سنوانے کی کوشش میں بھاگنا ہے۔

کیا ہمارا دل نہیں چاہتا کہ ہم انسانیت کو اس بھڑکتی آگ سے بچا سکیں۔ آج اگر ہم دوسروں کے بچانے کی کوششیں کریں گے تو اللہ کل ہمارے بھی بچنے کے راستے دے گا۔

کوئی خود تو fire proof mask پہن لے لیکن اس کے آس پاس والے جل رہیں ہوں تو اسے کہاں اچھا لگے گا۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں بہترین سُنْنَة والا بنا دے آمین۔

میرا عمل آج کے بعد!

۱) سورۃ ملک کی تلاوت روزانہ کا معمول بنانا ہے اور زبانی یاد کرنی ہے۔

۲) کم از کم ۵ لوگوں کے ساتھ اس کی فضیلت شیر کرنا ہے۔

۳) لفظ (تبارک) پر غور کرنا ہے۔

۴) اس زندگی کی حسرتوں سے بچ کر اپنے بھنوں کی حفاظت کرنی ہے۔

کرنا کیا ہے ---- آج کے بعد!

۱) جو باتیں مجھے عمل کے لئے آگے لا سیں اُن کو دوسروں کے ساتھ شیر کرنا ہے۔

۲) بہترین سامع بننا ہے۔ اور آج کے بعد اپنے رب کی ہر کال پرلبیک کہنا ہے۔

۳) احسن عمل کی کوشش میں بھاگنا ہے۔

۴) سورۃ ملک آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ قبر کا ساتھی ہے۔ اس ساتھی کو اپنا best

آج کے بعد بنانا ہے۔ friend

۵) اللہ سبحان و تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا ہے اور یہ سوچنا ہے کہ ہماری زندگی سے اگر پانی جیسی نعمت چلی جائے تو ہم زندہ کیسے رہ سکتے ہیں۔ ایک دن اگر گھر میں پانی نہ ہو تو مجھے کن کن مصائب کا سامنا کرنا ہو گا۔-----

۶) آج کے بعد کے یہ قنام کام انسانیت کے ساتھ شیرکرنے ہیں۔ فون پر۔ خود جا کر۔ گھر میں رہتے ہوئے۔ ای میل کے ذریعے یا پھر سو شل میڈیا پر۔

منتخب بہترین حدیث عمل کی آسانی میں

مردانہ سلمیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے۔ دنیا سے رخصت ہوتے جائیں گے۔ اسکے بعد جو کے بھوسے کی طرح یا کچھرے کی طرح کے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے۔ جن کی اللہ کو ذرہ برابر پر وہ نہیں ہوگی۔ اللہ اکبر ہمارے لئے آنکھیں کھولنے والی حدیث ہے۔--

یعنی: دنیا سے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور باقی وہ رہیں گے جن میں کوئی کیریکٹر نہ ہو گا۔

وہ اتنے ہلکے ہونگے جیسے بھوسی۔ جو کے حصکے کو پوونک ماریں تو وہ اڑ جاتے ہیں اسی طرح

وہ بھی اڑ جائیں گے۔ کسی انسان کا وزن اسکے کلوگرام میں نہیں بلکہ انسان کا وزن اسکے

ایمان کی ولپیو اور قدر و قیمت پر ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں ضائع ہونے سے بچا لے۔ آمين

قرآن کی اصطلاحات

الله

الله، حیران کر دینا

حاجت روائی۔ پناہ دینا۔ سکون بخشی۔ ان اختیارات کا مالک ہوتا ہے جن کی وجہ سے توقع کی جائے کہ معبود (جس کی عبادت کی جائے) حاجت پوری کرنے اور پناہ دینے کی قابلیت رکھتا ہے۔

اس کی شخصیت کا منظر عام پر نہ ہونا۔ انسان کا اس کی طرف مشتاق ہونا۔ اضطراب کی حالت میں انسان کو سکون دینے والا۔

اللہ کی صفات پر اس کے ناموں پر جتنا غور کریں گے انسان حیران رہ جاتا ہے۔

رب

ذرے سے کمال تک پہنچانے والا

کسی چیز کی درجہ بد رجہ خرگیری رکھ کر اسے حد کمال تک پہنچانے والا۔

تربيت اور پرورش کرنے والا مالک

دین

اس لفظ کا استعمال قرآن میں چار معنوں میں ہوا ہے۔

اللہ سبحان و تعالیٰ کی مکمل حاکیت

انسان کی مکمل عبودیت

قانون جزا و سزا

قانون جزا و سزا کو نافذ کرنے کی قوت

عبادت

۱) پرستش و پوجا۔ قلبی عبادت (توکل۔ خوف و امید۔ محبت۔ خشوع و خضوع)

۲) اطاعت و فرمانبرداری۔ بدفنی عبادت (فرائض نماز۔ روزہ۔ حج اور دوسراۓ احکام الہی)

۳) ہر وقت کی بندگی اور غلامی۔ مالی عبادات (زکوة۔ صدقات۔ خیرات۔ قربانی۔ نذر و نیاز)

تقویٰ (تحقیق) و قی

۱) اپنے اعمال کے انجام سے ڈرنا

۲) اپنے نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جس سے نقصان پہنچنے کا اندر یہ ہو۔

۳) شرعی اصطلاح میں اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچانے کا نام تقویٰ ہے جو گناہ کا موجب ہو۔ یعنی شریعت نے جن چیزوں سے منع کیا ان کو چھوڑ دینا۔

۴) تقویٰ کے معنی گناہوں کے انجام سے ڈر کرنہ صرف گناہ کو چھوڑ دینا اس کے ساتھ ساتھ اللہ سے ڈرنا اور اچھے اعمال کی کوشش کرتے رہنا۔

مسلم

۱) مسلم عربی میں اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کی ناک میں نکیل ڈلی ہو۔

۲) ہر وہ شخص جو کسی نبی یا رسول کی دعوت کو قبول کرے۔

(۳) فرمانبردار اور اطاعت گزار

اسلام

۱) سلامتی سے ہے۔

۲) مکمل اطاعت و فرمانبرداری

۳) خود پر دگی total submission

ایمان

۱) امن سے ہے۔

۲) مان جانا (صدقیق بالقلب۔ اقرار بالسان۔ عمل بالجوارح)

دل سے مان جانا۔ زبان سے اقرار کرنا۔ اعضاء سے عمل کر کے دکھانا۔ سکون (peace)

۳) اسلام دین ہے اور ایمان یقین ہے۔

احسان کیا ہے

چھوٹی سی نیکی کے قابل جو آپ پر فرض نہیں۔ ذمہ نہیں۔ آپ کے بغیر بھی اور لوگ کر سکتے ہیں۔

جس کرنے سے گناہ لازم نہیں۔ لیکن اگر آپ کریں گے تو احسان شمار ہو گا۔

نبی ﷺ نے احسان کے بارے میں سوال کرنے والے کے جواب میں یوں فرمایا تھا۔

أَنَّ تَعْبُدَ اللَّهَ تَرَاهُ . فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ

يَرَأُكُمْ كَمِ الَّذِي عَبَادْتُمْ اس طرح کرو۔ گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ کیونکہ اگر تم اسے

نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ (بخاری - مسلم)

حکمت

انسان کو بات وقت سے پہلے سمجھا آجائے۔ وہ معرفت آجائے کہ اصل میرے لئے ٹھیک کیا ہے۔ قرآن نے حکمت کو خیر کیا کہا۔

امام رازی کہتے ہیں علم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق کا نام حکمت ہے۔
اہن عباسؑ کے مطابق عقل اور فہم و فراست کا نام حکمت ہے۔

شکر

عترافِ نعمت۔ اظہارِ نعمت (کسی چیز کے ہونے کا احساس اور (اظہارِ نعمت) جس نے یہ نعمت دی اس کو پہچاننا)

شکر دراصل کسی بھی نعمت کو محفوظ کرنے کا نام ہے۔ شکر کے ۳ درجے ہیں۔ با القلب۔ با لسان۔ با الجوارح (دل سے شکر۔ زبان سے شکر۔ اعضاء سے شکر) یہ ایک لطیف جزبہ ہے کہ بنده صرف اس بات پر خوشی محسوس کرے کہ میرے رب نے مجھے بہت کچھ دیا ہے۔ اسی کو شکر کہتے ہیں۔ شکر کا فائدہ شکر کرنا یا لے ہی کو ملتا ہے۔

ایک شخص جس کو کتاب الہی کا علم تھا کہنے لگا میں آپ کی آنکھ کے جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ جب (سليمانؑ) نے تخت اپنے پاس رکھا دیکھا تو کہا یہ میرے پروردگار کا فضل ہے کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفر ان نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پرواہ اور (کرم) کرنے والا ہے۔ نمل۔

لہو

ہر وہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔ جب زندگی میں اہوا آتا ہے تو حق ختم ہو جاتا ہے۔

لغو

وہ کام جو بذاتِ خود گناہ نہیں ہوتے لیکن بہت سا وقت ضائع کروادیتے ہیں۔ اور زندگی گزر جاتی ہے۔

کامیابی کیا ہے

ایسی کامیابی جس کے بعد کسی قسم کی کوئی خواہش باقی نہ رہے۔ نہ تکلیف ہو اور کبھی بھی اس خوشیوں کے ختم ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ کامیابی کے لئے قرآن میں بہت سے الفاظ آئے ہیں۔ نجات۔ فَوْزُ (أُولَئِكَ هُمُ الْفَاثِرُونَ) وہ ہیں کامیاب لوگ۔ رُشْدُ (أُولَئِكَ هُمُ الرُّشِدُونَ) وہی لوگ ہیں جو رُشد والے ہیں۔ فلاح (أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) ان سب میں، سب سے نیچے کا لفظ ہے نجات۔ نجات سے اوپر ہے فوز۔ اور فوز سے اوپر ہے فلاح۔

توبہ

رجوع کرنا اور پلٹنا۔ بندے کی طرف سے توبہ یہ ہے کہ وہ نافرمانی پر شرمندہ ہو کر نافرمانی سے باز آجائے۔ اللہ کی طرف پچھے دل سے لوٹے اور فرمانبرداری کا رو یہا اپنائے۔
توبہ کی تین شرائط ہیں ۱) ارادہ کرنا یعنی دو باہ نہیں کروں گی۔ اس کا تعلق حاضر سے ہے۔
۲) شرمندگی۔ یعنی پچھلے کئے ہوئے گناہ پر ندامت۔ اس کا تعلق Past سے ہے۔

۳) اصلاح۔ اب آئندہ نہ کرنے کا ارادہ۔ اس کا تعلق Future سے ہے۔

کفر

- ۱) انکار کرنا۔ حق کو چھپانا یا ناپھپانا
- ۲) کسی چیز کو چھپانا یا پر دہ ڈالنا
- ۳) کسی بات کو قبول کرنے سے انکار کرنا۔ اڑ جانا۔ تسلیم نا کرنا
- ۴) وہ شخص جو کسی نبی یا رسول کی دعوت کو رد کر دے۔
- ۵) کافروں کا شخص ہے جو اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہ کرے۔ دراصل وہ ان صلاحیتوں کا انکار ہے۔

کفر کی اقسام

- ۱) کفر الانکار۔ دل اور زبان دونوں سے انکار۔ نہ ہی حق کو ماننا اور نہ ہی اس کے قریب آنا جیسا کہ فرعون نے کیا۔
- ۲) کفر الفساد۔ دل سے ماننا مگر زبان سے اقرار کی بجائے انکار کرنا مثلاً ابو جہل۔
- ۳) کفر نفاق۔ دل سے انکار کرنا مگر زبان سے اقرار کرنا مثلاً عبد اللہ بن عبی
- ۴) کفر ملت۔ ایسا عمل جو مسلم امت ہی سے فارغ کر دے۔
- ۵) کفر عمل۔ حق کو ماننا مگر احکام الہی پر عمل نہ کرنا یعنی زبانی اقرار اور ایمان رکھنا مگر عمل نہ کرنا کہ انسان کو ایمان کے دائرے ہی سے خارج کر دے مثلاً نماز کا ترک کرنا۔

نفاق ن ف ق

۱) نفق۔ ایسا راستہ جن کے دونوں اطراف کھلے ہوں۔ آر پار نکل جانے والی سرگن۔

۲) پاجامے کانیفہ

۳) چوہبے کامل کے اندر ایک دھانے سے گھسنا اور دوسرا سے باہر لکھنا
منافق ایسے لوگ جو بظاہر ایمان لے آئیں مگر دل میں کفر ہو۔ اور ہمدردیاں بھی کافروں
کے ساتھ ہوں۔

فسق و فجور فاسق - فاجر

۱) فسق کا معنی حق اور اصلاح کے راستے سے ہٹ جانے کے ہیں۔ عہد کر کے توڑ دینا (اللہ
سے)

۲) بدکار اطاعت سے باہر نکل جانے والا

۳) فاسق کا لفظ عادی نافرمان کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور فسق کا لفظ ہر چھوٹے بڑے گناہ
کے ارتکاب پر۔ شرعی احکام کا خیال نہ رکھنے والا۔ تاہم یہ شخص گناہ کو گناہ ضرور سمجھتا ہے۔

۴) اسلام کے دائرے میں داخل ہونے کے بعد احکامِ الہی کو توڑنا
۱) فجور۔ کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنا اور فاجر کے معنی دین کی پرده دری اور نافرمانی کرنے والا

۲) بدکار۔ بدکردار (جو گناہ کرتا جائے اور تائب نہ ہو)

۳) ڈھٹائی کرنا۔ فاجر ایسا گنہگار جو گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھے۔

فساد (فسد۔ مفسد)

۱) فساد فساد کے معنی ہیں کسی چیز میں بگاڑ پیدا کرنا۔

۲) مزاج کا بگڑ جانا

- ۳) قانونِ الہی کے خلاف چلنا اور اس پر ڈٹ جانا اور زندگی گزارنا
 ۴) کسی چیز کا حد اعتماد سے تجاوز کر جانا۔ رب کے بنائے ہوئے نظام کو بدنا۔

ظلم

- ۱) کسی چیز کو اس کے صحیح مقام پر نہ رکھنا خواہ کی ہو یا ذیادتی
 ۲) ہر بے انسانی کی بات خواہ اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا معاملات سے

تلاؤت ت۔۔۔ و

- ۱) کسی چیز کے پیچے پیچے اس طرح چلنا کہ ان کے درمیان کوئی ابھنی چیز حائل نہ ہو۔ یہ کہیں جسمانی طور پر ہوتا ہے یا پھر کہیں اس کے احکام کی اتباع میں۔
 ۲) کبھی یہ کسی کتاب کی قرات اور اس کے معنی سمجھنے کے لئے غور و فکر کرنے کی صورت میں ہوتا ہے۔

۳) پیچے پیچے آنا اور بار بار آتے رہنا۔

طاغوت

طاغوت ہروہ باطل قوت جو اللہ کے مقابلے میں اپنا حکم دوسرے سے منوائے یا لوگ اللہ کے مقابلے میں اس کے احکامات تسلیم کرنے لگیں۔ خواہ کوئی مخصوص شخص ہو یا ادارہ۔ جو شخص ایسے ادارے کو چلائے گا وہ بھی طاغوت ہے۔ اسی طرح شیطان بھی طاغوت ہے اور انسان کا اپنا نفس بھی طاغوت ہے۔ جب وہ اللہ کی مرضی سے انحراف کر رہا ہو۔

آیہ

۱) ظاہری علامت۔ واضح علامت

۲) بلند عمارت

قرآن میں لفظ آیہ تین معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

(قرآن کا کوئی جملہ۔)

(b) نشانی۔ جس پر غور کرنے سے نہ صرف اس چیز کا علم ہو بلکہ اس کے بنانے والے کا بھی ادراک ہو۔ قرآن کی ہر آیت ظاہر کرتی ہے کہ یہ کسی عظیم ہستی کا کلام ہے اور کائنات میں پھیلی نشانیاں۔

(c) مجذہ جوانبیاء کو دیا جاتا ہے۔

فساد کیا ہے

اسلام کے خلاف ہر وہ معاون کوشش جو اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالے وہ فتنہ ہے۔ یعنی اسلام کو مٹانے کی ہر کوشش فتنہ ہے۔ یہ کوئی دو طرح کی ہو سکتی ہیں۔

۱) جہاں مسلمان رہتے ہوں وہاں کے کافرانہیں شرعی احکام بجالانے کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کریں۔ اور ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیں۔

۲) مسلمان اپنی جگہ تو آزاد ہوں مگر دوسروں تک اسلام کی آواز پہنچانے میں رکاوٹیں کھڑی کر دی جائیں۔

اسلام ان دونوں صورتوں میں چہاد کا حکم دیتا ہے۔

جہاد - جہد - کوشش

اسلام کی راہ میں رکاوٹ بننے والی ہر کوشش کو رستے سے ہٹانے اور اسلام کی راہ صاف کرنے کا نام جہاد ہے۔

۱) جب کافر کا نشانہ مسلمان ہوتا (فاعی جنگ) جہاد ہوگی۔ **defensive war**

۲) جب کافر کا نشانہ اسلام ہوتا جارحانہ جنگ ہوگی۔ **offensive war**

اسلام دونوں جنگوں میں فرق نہیں رکھتا۔

کیونکہ جہاد فی سبیل اللہ کی تعریف ہی یہی ہے کہ (اللہ کے حکم کا بول بالا ہو) اسلام کو بچانے کی ہر کوشش جہاد ہے۔ چاہے وہ قلم سے ہو۔ زبان سے ہو۔ عمل سے ہو۔ مال سے ہو۔ اولاد کو اس راستے پر لگانے سے ہو یا علم سے اپنانا تا جوڑ کر ہو۔ غرض یہ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ جس کا سب سے آخری اور اوپر کا درجہ ہے قتال فی سبیل اللہ۔ یعنی اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذر رانہ پیش کر دینا۔

معجزہ : ع ج ذ

اللہ کی وہ آیۃ وہ نشانی جو انہیاء کو عطا ہو جسے دیکھ کر انسان کی عقل سمجھنے سے عاجز آجائے یعنی انسان کی عقل سے بالاتر ایسی نشانی جو کہ خاص طور پر نبی کو عطا کی جائے۔ تاکہ لوگ جان لیں کہ واقعی یہ بندہ اللہ کا رسول ہے۔

وسوہ

ایسا خیال جس پر عمل کرنا کسی حکمِ الہی کی نافرمانی پر منحصر ہو۔

لعنت

اللہ کی رحمت سے دوری

اللہ کی آیات سے کفر

۱) اللہ کے وہ احکامات جو اپنی مرضی کے خلاف ہوں نہ مانتا۔

۲) معلوم ہو کہ یہ اللہ کا حکم ہے اس کے باوجود دھنائی اور سرکشی سے خلاف ورزی کرنا۔

۳) احکامِ الہی کو جانتے بوجھتے بدل دینا یا تحریف کرنا۔

شیطان کا طریقہ واردات | (ہتھکنڈے)

۱) وسوسہ ڈالتا ہے۔ پہلا حملہ انسان کے خیالات پر کرتا ہے۔

۲) شیطان انسان کو برے راستے پر نہیں چلاتا اور نہ چلا سکتا ہے۔ وہ صرف سبز باغ دکھاتا

ہے۔ یعنی فلاں کام کرو گے تو تمہاری حالت اس سے بہتر ہو جائے گی۔ فلاں کام کرو گے تو

تمہارے مالی معاملات بہتر ہو جائیں گے۔ وغیرہ

۳) صرف سبز باغ دکھاتا نہیں بلکہ اس کے لئے دلائل بھی دل میں ڈال کر یقین دہانی کرواتا

ہے۔

۴) شیطان کا سب سے پہلا حدف منقی یا جنسی اعضاء ہوتے ہیں۔ گمراہ کرنے کی سب

سے آسان صورت یہ ہوتی ہے کہ فاشی کے دروازے کھول دے۔

۵) نہیں ہوتا کہ ادھر و سو سہ ڈالا اور ادھر کام ہو گیا۔ وہ مستقل اس مشن پر کام کرتا رہتا ہے۔

۶) توحید کا انکار کرواتا ہے۔

- ۷) اس سے فجع جائے تو بدعاں کرواتا ہے۔
- ۸) گناہ کبیرہ کی طرف راغب کرواتا ہے۔
- ۹) اگر کوئی شخص اس سے بھی فجع جائے تو صیرہ گناہ کی طرف لا تا ہے۔
- ۱۰) حیل و جلت۔ دین کے معاملے میں سستی اور جتیں کرواتا ہے۔ delay کرواتا ہے۔
- ۱۱) اگلا ہتھنڈہ نسیان۔ نیکی کی نیت کرتے ہیں مگر بھول جاتے ہیں عمل کی نوبت نہیں آتی۔
- ۱۲) صحیح کام کرتے کرتے غلط exit دلوادیتا ہے۔ یعنی گمراہ کرواتا ہے۔
- ۱۳) مايوی میں بیٹلا کرواتا ہے۔ ایسے حالات کہ انسان اللہ سے مايوں ہو جائے۔ اور دوری اختیار کر لے۔
- ۱۴) خوف۔ خونخواہ کر رہے ہو تمہاری یہ نیکی کو نسا قبول ہوگی۔
- ۱۵) جھوٹی امیدیں

شیطان سے بچاؤ

۱) اللہ کی پناہ (اعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)

۲) تلاوت قرآنِ پاک

۳) آیت الکرسی

۴) معوزتین (الخلق . الناس)

۵) صحیح و شام کے اذکار

۶) اللہ کا ذکر کرتے رہنا

- ۷) دین کی محفلیں
 ۸) صالح صحبت
 ۹) باوضور ہنا
 ۱۰) مسجدوں میں آنے جانا
 ۱۱) صاف سحرار ہنا (جسم کی غیر ضروری آلاتیں بروقت صاف کرنا۔ ناخن وغیرہ لمبے نہ رکھنا)
 ۱۲) دعا اللهمہ انی اعوز بک من همزات اشیاطین و اعوز بک رب ان
 يحضرُونَ

الله کی رحمت کو پانے کے طریقے

- ۱) اپنے رب کو چکپے چکپے عاجزی سے پکارو۔
 ۲) حد سے نہ گزرو۔
 ۳) فساد برپا نہ کرو۔
 ۴) خوف امید کا دامن تھامے رکھو۔
 ۵) ایمان پر جم کے رہنا۔
 ۶) فرانکض کو ادا کرنا۔
 ۷) نبی ﷺ کی اتباع
 ۸) نبی ﷺ کے مشن کی حمایت (تبیغ دین۔ خود نہ کر سکیں تو کم از کم کرنے والوں سے
 تعاون ان کا پیغام سن کر ہتی سہی)
-
-

۹) قرآن کو غور سے سننا اور خاموش رہنا۔

- ۱۰) درود شریف پڑھنا
- ۱۱) دوسروں پر رحم کرنا
- ۱۲) صدقہ کرنا اللہ کی رحمت سے میٹنا ہے
- ۱۳) نماز تجد اور نوافل کا اہتمام
- ۱۴) استغفار کرنے والے پر
- ۱۵) صبر کرنے والے پر
- ۱۶) اللہ کے بتائے طریقوں پر چلنے سے
- ۱۷) معاشرتی احکام پر اللہ کے حکموں پر پابند رہنے سے
یا حُیٰ یا قیوم برحمتکَ استغیث

تممیل قرآن کی دعائیں (عبد الحسن السدیس)

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا هَدَيْتَنَا لِلْإِسْلَامِ وَعَلَمْتَنَا الْحِكْمَةَ وَالْقُرْآنَ
اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ کونے ہمیں اسلام کے لئے ہدایت دی اور
ہمیں قرآن و حکمت کی تعلیم دی۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاَكِرِينَ، الزَّاَكِرِينَ، التَّائِبِينَ، الْمُسْتَغْفِرِينَ،
الصَّاَتِمِينَ، الْقَاتِمِينَ، لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا حَمْدًا، وَلَكَ الشُّكْرُ، شُكْرًا،
شُكْرًا، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِينُ وَأَنْتَ آصْدَقُ الْفَاقِهِينَ،
أَنْتَ قُلْ صَدَقَ اللَّهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَنْ آصْدَقُ مِنَ اللَّهِ
حَدِيثًا، وَمَنْ آصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًاً.

اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے جیسا کہ تعریف کرتے ہیں شکر کرنے والے، ذکر کرنے والے، توبہ کرنے والے، استغفار کرنے والے، روزہ رکھنے والے، قیام کرنے والے، تیرے ہی لئے تعریف ہے، تعریف ہی تعریف۔ اور تیرے ہی لئے شکر ہے۔ شکر ہی شکر۔ تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ کونے فرمایا تیری بات بحق اور بالکل واضح ہے اور تو کہنے والوں میں سب سے سچا ہے یہ کہ (کہہ دیجئے سچ فرمایا اللہ نے۔ پس پیروی کرو ابراہیم کے طریقے کی جو یکسو تھے اور یہ کہ (اللہ سے بڑھ کر بات میں کون سچا ہو سکتا ہے) اور یہ کہ اللہ سے بڑھ کر کس کا قول سچا ہو سکتا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، الْمُتَوَحِّدُ فِي الْجَلَالِ بِكَمَالِ الْجَمَالِ تَعْظِيمًا وَ
تَكْبِيرًا، الْمُتَفَرِّدُ بِتَصْرِيفِ الْأَمْوَارِ عَلَى التَّفْصِيلِ وَالْأَجْمَالِ تَقْدِيرًا
وَتَدْبِيرًا، الْمُتَعَالِى بِعَظَمَتِهِ وَمَجْدِهِ (الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ
لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا)

نہیں کوئی الگراللہ، اپنے جلال اور کمال حسن میں کیتا ہے۔ عظمت کے اعتبار سے بھی اور
برائی کے اعتبار سے بھی۔ جو تمام کاموں کو تفصیلی اور اجمالی طور پر چلانے اور ان کی تدبیر اور
تقدیر کرنے میں بالکل اکیلا ہے جو اپنی عظمت اور بزرگی میں بہت بلند ہے۔ وہ ذات جس
نے فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ اس کے ذریعے وہ تمام جہانوں کو خبردار کرنے والا
ہو جائے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، الْكَرِيمُ التَّوَابُ، الْلَّطِيفُ الْوَهَابُ، الَّذِي خَضَعَ
لِعَظَمَتِهِ الْرِّقَابُ، وَذَلَّ لِجَبْرُوتِهِ الصِّعَابُ وَلَا نَثُ لِقُدْرَتِهِ الشَّدَادُ
السَّلَابُ، رَبُّ الْأَرْبَابِ وَمُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ وَمَنْزِلُ الْكِتَابِ وَخَالِقُ
النَّاسِ مِنْ تُرَابٍ، خَافِرُ الدُّنْبِ وَقَابِلُ التَّوْبِ، شَدِيدُ الْعِقَابِ.

نہیں کوئی اللہ سوائے اللہ کے جو کریم ہے، بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ جو بہت
باریک میں اور بہت عطا کرنے والا ہے، وہ ذات جس کی عظمت کے سامنے گرد نہیں جھکی
ہوئی ہیں اور بڑے بڑے دشوار لوگ اس کی طاقت کے آگے مطیع ہیں اور بڑی بڑی طاقتیں

رکھنے والے اللہ کے آگے نرم پڑ جاتے ہیں۔ تمام پالنے والوں کو پالنے والا اور تمام اسباب کا بنانے والا، کتاب کو نازل کرنے والا، انسان کو مٹی سے پیدا کرنے والا، گناہوں کو معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا ہے۔

اللَّهُمَّ ذَرْ كُرْنَا مِنْهُ مَا نَسِيْنَا وَ حَلِّمْنَا مِنْهُ مَا جَهَلْنَا، وَ ارْزُقْنَا تِلَاقَتَهُ أَنَا
الْيَلِ وَ اطْرَافَ النَّهَارِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي يُرِيدُكَ عَنَّا.

اے اللہ! تو ہم کو یاد کروادے جو بھی ہم بھلا دیئے گئے اور سکھا دے ہم کو اس میں سے جس سے ہم لاعلم ہیں اور ہمیں رات کی گھریلوں اور دن کے اطراف میں اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرم اس طریقے پر جو تجوہ کو ہم سے راضی کر دے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمْنُ يُحِلُّ حَلَالَهُ، وَ يُحِرِّمُ حَرَامَهُ، وَ يُؤْمِنُ بِمُتَشَابِهِهِ وَ
يَعْمَلُ بِمُحْكَمِهِ وَ يَتَلَوُهُ حَقَّ تِلَاقِهِ، عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي يُرِيدُكَ عَنَّا.

اے اللہ! ہمیں بنا دے ان میں سے جو اس (قرآن) کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال ٹھہر اتا ہے اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام ٹھہر اتا ہے اور متشابہات پر ایمان رکھتا ہے اور محکم آیات کے مطابق عمل کرتا ہے اور قرآن کی تلاوت کا حق ادا کرتا ہے ایسے طریقے پر کہ وہ تجوہ کو ہم سے راضی کر دے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمْنُ يُقِيمُ حُرُوفَهُ وَ حُدُودَهُ، وَ لَا تَجْعَلْنَا مِمْنُ يُقِيمُ
حُرُوفَهُ وَ يُضَيِّعُ حُدُودَهُ

اے اللہ! ہمیں ان میں سے بنا جو قرآن کے حروف اور حدود کو قائم کرنے والا ہو اور ہمیں ان میں سے نہ بنا جو قرآن کے حروف کو تو قائم کرے مگر حدود کو ضائع کر دے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ، الَّذِينَ هُمْ أَهْلُكَ وَخَاصَّتْكَ يَا ذَالْجَلَلِ
وَالْإِكْرَامِ.

اے اللہ! ہمیں اہل قرآن میں سے بنا جو تیرا کنبہ ہیں اور تیرے خاص بندے ہیں۔ اے بزرگی والے، عزت والے (رب)

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمْنُ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ فَيَرْقَبُ، وَلَا تَجْعَلْنَا مِمْنُ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ فَيَشْقَى، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

اے اللہ! ہمیں ان میں سے بنا دے جو قرآن پڑھتا ہے پھر (ایمان۔ عمل آخرت کے درجات میں) ترقی کرتا ہے اور ہمیں ان میں سے نہ بنا جو قرآن پڑھتا ہے پھر بدجنت ہو جاتا ہے۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ آمین

نَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَنْ تَغْفِرَ ذُنُوبَنَا وَتَسْتُرْ عِيُوبَنَا وَتُبَيِّضَ وُجُوهَنَا وَتَرْفَعَ
فِي الْجَنَانِ مَنَازِلَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِلَهَنَا وَبَارِئَنَا
وَخَالِقَنَا وَرَازِقَنَا عَزَّجَارُكَ وَتَقَدَّسْتُ أَسْمَائُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِكَ لَكَ الْحَمْدُ.

اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمارے

عیوب چھپا دے اور ہمارے چہروں کو روشن کر دے اور جنتوں میں ہمارے مرتبے بلند کر دے اپنی رحمت کے ساتھ۔ اے رحمت کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے ہمارے معبدوں اور ہمیں پیدا کرنے والے اور ہمارے خالق۔ ہمارے رازق تیری پناہ بہت مضبوط ہے اور تیرے نام بہت پاکیزہ ہیں، نیکی کرنے یا گناہ سے بچنے کی کوئی قوت اور طاقت ہم میں نہیں۔ سوائے تیری توفیق کے۔ تیرے ہی لئے ہر طرح کی تعریف ہے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ قُلْتَ وَقُولُكَ الْحَقُّ . أُدْعُونُكَ أَسْتَجِبْ لِكُمْ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَمِنْكَ إِلَّا جَاءَةً . وَإِنْ خَرُّ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

اے اللہ! تو نے فرمایا اور تیرا قول برحق ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اے اللہ! یہ دعا ہے اور تو ہی قبول کرنے والا ہے اور ہماری آخری پکاری یہی ہے کہ تمام تعریفیں رب العالمین کے لئے ہی ہیں۔

اللَّهُمَّ تَقَبِّلْ مِنَّا حَتَّمُ الْقُرْآنِ وَ تَحَاوِزْ عَنَّا مَا كَانَ فِيهِ مِنْ زِيَادَةٍ أَوْ نَقْصَانٍ أَوْ خَطَايَا وَأُسَهْمُوا وَأُنْسِيَانٍ .

اے اللہ! ہم سے اس قرآن کی تکمیل قبول فرماؤ اس دوران ہماری کمی بیشی غلطی اور بھول چوک سے درگز رفرما۔ آمین

اللّٰہِ گر کرم تیرا نہ ہوتا ہم کہاں جاتے
اندھروں میں بھٹک جاتے ہدایت ہم نہیں پاتے

یہ تیری ہی عنایت ہے جو تو نے تمام رکھا ہے
سہارا گر نہیں ملتا تو اوندھے منه گر جاتے

اللّٰہِ تو ہمیں اپنا بنالے ہم سے ہو راضی
تو بھردے اس کو رحمت سے یہ دامن ہم ہیں پھیلاتے

یہ جو چند نیکیاں تحریر ہیں اعمال نامے میں
نہ ملتی گر تیری توفیق ہر گز کر نہیں پاتے

مايوسی کی سیاہی میں کرن توبہ سے کر روشن
بشر غلطی کا پُڑلا ہے گناہ سرزد ہیں ہو جاتے

أُجَالَا چھوڑ دے عصیاں منالے روکے اللّٰہ کو
منائیں جو نہ اللّٰہ کو بنا توبہ ہیں مر جاتے

خسارے میں وہ غافل ہیں منائیں جو نہ اللّٰہ کو
جو بن توبہ ہیں مر جاتے وہ گھاٹے میں ہیں رہ جاتے

أُجَالَا

عظیٰ جاوید

قرآن سے میرا انتخاب

نور القرآن ایک نظر میں

نور القرآن ایک ایسا ادارہ ہے جو non profit organization ہے۔ اور محترمہ عفت مقبول کی سوچ کا آئینہ دار ہے۔ اس ادارے کا مقصد عقیدے کی درستگی۔ قرآن سے دلوں کی اصلاح۔ گھروں کی اصلاح۔ معاشرے کی اصلاح۔ انسانیت کو آگ سے بچانا ہے۔ قرآن کو اس کے تمام حقوق کے ساتھ یقین دلانا۔ جاننا۔ پہچانا۔ عمل کرنا اور پھیلانا ہے۔ اسی مقصد کو آگے لے جاتے ہوئے نور القرآن کی باقاعدہ بنیاد آن سائٹ انسٹیٹیوٹ ناروے آسلو سے ہوئی۔

نور القرآن آفرزڈ پلومہ سٹیفیکیٹ کورسز آن لائن اینڈ آن سائیٹ ڈیٹیلز آن لائن کورسز: سبیل الجنة 2010۔ سبیل الجنة 1432۔ سبیل الجنة یورپ پیش 2012۔ سبیل الجنة Eve Course نور علی نور ایڈوانس کورس۔ رب کا پیغام امت و سعت کے نام

(Friday Special)

آن لائن کورس کے لئے رابطہ کیجیئے۔

مسٹر فرحانہ Usa 508-580-8350

قرآن سے میرا انتخاب

عقلی جاوید

مزید کورسز کے لئے

UK - یورپ رابطہ:

پاکستان رابطہ

آن سائٹ کورسز کے لئے رابطہ کیجیے۔ پاکستان (لاہور)

04477-37654057, UK سٹریٹ ۰303-4065924 شاہزاد ارشد

447809619671, UK سٹریٹ رضوانہ خلیل بحریہ ناؤن (لاہور)

6568994030 سٹریٹ شہیم (سنگاپور) 0323-4032539 نورین

آن سائٹ کورسز کے لئے رابطہ کریں۔ پاکستان (سرگودھا)

ام امار 0335-4861442 رابطہ USA, Canada

آن سائٹ۔ آن لائن کورس کے لئے رابطہ کیجئے۔

508-580-8350 سٹریٹ رحانہ آن سائٹ کورسز کے لئے رابطہ کیجیے۔ پاکستان (کراچی)

404-474-0005 سٹریٹ عقیق عائشہ طاہر۔

905-567-0822 سٹریٹ شاہدہ (کینیڈا) آن سائٹ کورسز کے لئے رابطہ کیجیے۔ پاکستان (سیالکوٹ)

0346-6694790 سٹریٹ رباب سٹریٹ نیلہ عاصم رابطہ نمبر

ناروے رابطہ:

سٹریٹ فرحانہ جبین

فرانس کورس رابطہ نمبر آن لائن کورسز مزید ڈیلیوری۔

00 33 141699214 سٹریٹ زار

A to Z 2013 رمضان سٹریٹ نیکیت کورس الائنس

آن سائٹ کورس (ناروے) سُبُل السلام subul as Salaam

عظیٰ جاوید

قرآن سے میرا انتخاب

بچوں کے لئے تربیتی پروگرام اور کلاسز (ناروے)

فی سبیل اللہ پراجیکٹ - Join hands together لِغد

صدقہ جاریہ میں اپنا حصہ ڈالنے کے لئے درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کرو سکتے ہیں۔

اکاؤنٹ نمبر Account # (UK)

Mrs. Maria Umer # Accout Number 48364355

Sort Code 60-50-09 Nat West Bank

فی سبیل اللہ پراجیکٹ : عین جاریہ Aainun Jaariah UK

Mrs. Maria Umer # Accout Number 48364355

Sort Code 60-50-09 Nat West Bank

کانٹیکٹ

ناروے 00 47 213 84 235

امریکہ 508 580 8350

کینیڈا 905-567-0822

انگلینڈ 07760353991 . 07737654057

پاکستان 03034065924

آڈیو سی ڈی خود بھی سنئے اور دوسروں کو بھی سنوائیے۔

یہی کی حقیقت ۔ میری کہانی ۔ ماں کی دعا جنت کی ہوا۔

آپکو مل سکتی ہیں ۔ www.nurulquran.com

رابطہ کیجئے ۔ سسرعتیق 404-474-0005

حدیثِ قدسی

اے ابن آدم! ایک میری چاہت ہے اور ایک تیری چاہت ہے۔ ہو گا تو وہ ہی جو میری چاہت ہے۔ پس اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے کو اُس کے جو میری چاہت ہے تو وہ بھی میں تجھے دے دوں گا جو تیری چاہت ہے۔

اگر تو نے مخالفت کی اُس کی جو میری چاہت ہے تو میں تھکا دوں گا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے۔ پھر وہی ہو گا جو میری چاہت ہے۔

